https://ataunnabi.blogspot.com/
140 احادیثِ قدسیہ کی روشنی میں
اسلام میں حقوق و آداب
تصنیف
علامہ امجد علی قادری
پروگریسو بکس
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
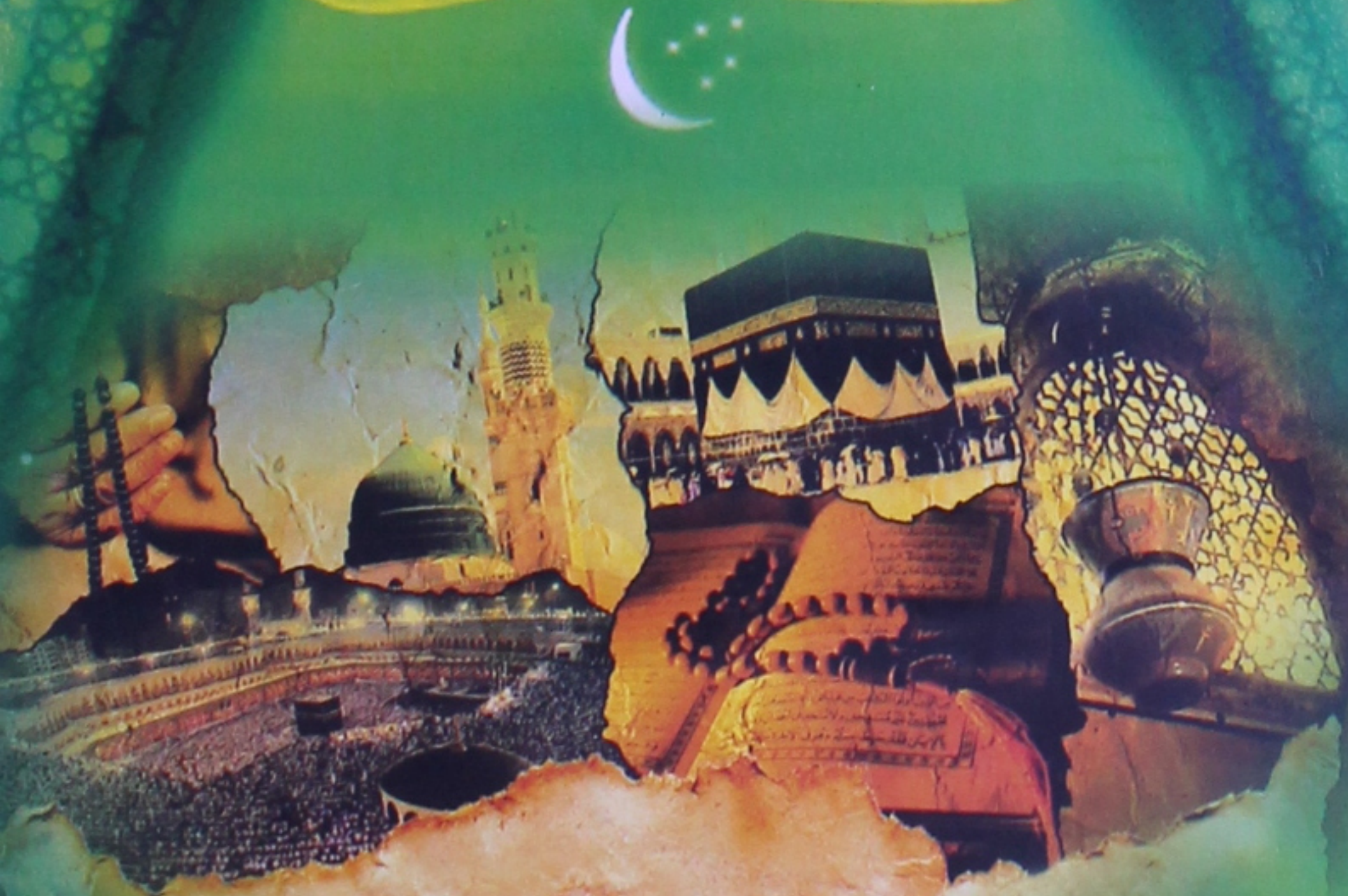
سلام میں حقوق و آداب
مترجم
علامہ امجد علی قادری
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795
پروگریسو بکس

اسلام میں حقوق و آداب

مترجم علامہ امجد علی قادری

بار اول	....	مئی 2016
پرنٹرز	....	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	1100/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو

۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-4636776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464

Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس

سلطان مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ۰ لاہور

فون 042-37124354 آفس 042-37352795

انتساب

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، حضور نبی کریم ﷺ کے تصدق سے راقم اپنی اس کاوش کو جناب محترم ومکرم ومحتشم **محمد شبیر احمد ابن غلام رسول** رحمہما اللہ کی نام سے منسوب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے میری یہ دُعا ہے کہ اپنے حضور نبی رؤف و رحیم ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں مقامِ اعلیٰ نصیب فرمائے اور ان کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ اور قبر و حشر میں آسانیاں عطا فرمائیں۔ آمین بجاطہ ویسین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط

امجد علی قادری

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ادارہ مختلف قسم کی کتابیں جن میں ادبیات اور مذہبیات دونوں شائع کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہے اور ان کتابوں کو کرم فرماؤں نے بہت خوب پسند کیا ہے اور ہر جانب سے ادارے کے لیے دُعائیں ہی نصیب ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ﷺ کے تصدق سے ادارے کی چند مطبوعات درج ذیل ہیں۔ دلائل القوی شرح اربعین النووی، اسلام میں حقوق و آداب، مسند ابوداؤد الطیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الکبیر للطبرانی، المعجم الاوسط اور شرح المعجم الصیغر للطبرانی، فیوض الزاھی شرح نسائی، اور چند دیگر مستند و معتبر کتب کے تراجم و شروح پر مزید کام جاری ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ عنقریب مزید کتب شائع کی جائیں گی۔ یہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا نام ''اسلام میں حقوق و آداب'' جس کی تخریج و تحقیق کا کام محقق علامہ امجد علی قادری زید مجدہ صاحب کے قلم سے ہے جس میں مصنف نے بہت خوب کام کیا ہے۔ ایک تحقیق بیان کی ہے جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ دینی مدارس، سکول و کالجز، یونیورسٹیوں کے طلباء کے مطابق خاص تحفہ ہے اور دیگر عام قارئین کرام کے لیے بالخصوص خاص تحفہ ہے جس میں زندگی کے بہت سے مسائل معاشرتی اور دینی پر بحث کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قارئین کرام کو بہت پسند آئے گی اور وہ ضرور اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور خاص کر ادارے کے لیے مزید ترقی اور تحقیق و علم کے میدان میں اضافے کی غرض سے دعاؤں سے نوازیں گے۔

والسلام

میاں غلام رسول و پسران

حُسنِ ترتیب

المقدمہ الامجدی

الحمد الله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل والنهار تذكرة لأولي القلوب والأبصار و تبصرة الألباب والاعتبار وأشهدان لا اله الا الله البر الكريم الرؤف الرحيم، وأشهد أن سيدنا محمدًا عبده و رسوله وحبيبه وخليله الهادى الى صراط مستقيم والدعى الى دين قويم صلوات الله و سلامه عليه و على سائرالنبيين و آل كل وسائر الصالحين ، أما بعد فقد قال الله تعالى :۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذريات،56)

سب تعریفوں کا حق رکھنے والا وہ واحد، زبردست غالب وبخشش کرنے والا وہی ہے جو رات کو دن میں اس لئے داخل کرنے والا ہے تاکہ اہل دل اور اہل نظر اور عقل وسمجھ وبوجھ رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی اور عبرت ونصیحت کا باعث ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو مہربانی کرنے والا ،سخی ،نرمی کرنے والا مہربان ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کے خلیل وحبیب ہیں جو سیدھے راستے کے رہنما اور مضبوط دین کی جانب دعوت دینے والے ہیں، رب تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپ ﷺ پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی آل پر اور تمام نیک بندوں پر ہوں ۔حمد وصلوٰۃ کے بعد رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: ''میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں۔'' (الذرایات۔56)

آج بروز پیر وقت مغرب اور تاریخ 22-2-2016 کو راقم توفیق الٰہی سے حقوق اور ان کے آداب پر کتاب لکھ رہا ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے چالیس ارشادات مبارکہ بیان کئے جائیں گے تا کہ ہم اس فانی زندگی میں اپنے حق اور حقوق جانیں پہچانیں اور پھر جان پہچان کر ان کو ادا کرنے کی بھی کوشش کریں چونکہ موت ایک اٹل حقیقت ہے یہ کوئی افسانہ نہیں کوئی مذاق بھی نہیں جب آتی ہے تو ناگہانی آتی ہے بغیر وقت بتائے آتی ہے سو اس کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کر لیں، سو یہ بھی اسی تیاری کی ایک سعی ہے، راقم اپنی اِس کتاب کا انتساب محترم و مکرم و محتشم جناب شبیر ابن غلام رسول کے نام کرتا ہوں اللہ عزوجل پیارے مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ان کی بخشش و مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ اور راقم اپنی اس کتاب کا نام ''اسلام میں حقوق و آداب'' رکھتا ہے۔ میری یہ دُعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق خیر بخشے۔

بندہ عاجز

امجد علی قادری

22-2-2016

باب الاول

حُسنِ اَخلاق کا بیان

1۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے کامل تر مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔

[جامع ترمذی(2612)مستدرک الحاکم(173)مصنف ابن ابی شیبہ(25319)]

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے سب سے زیادہ محبوب بروز قیامت میرے نزدیک بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہوں گے۔

[جامع ترمذی(2018)صحیح ابن حبان(485)مسند امام احمد(6735)]}

3۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حُسن اخلاق سے بڑھ کر ترازو میں وزنی کوئی شے نہ ہوگی۔

[سنن ابوداؤد(4799)مسند امام احمد(27593)]

4۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو نرمی سے محروم رہا وہ خیر سے محروم ہوگیا۔

(صحیح مسلم(2592)سنن ابوداؤد(4809)معجم الکبیر طبرانی(2449)]

اخلاق کا لغوی اور شرعی معنیٰ:۔

امام حسین بن محمد راغب اصفہانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 503ھ لکھتے ہیں
خُلق کا لفظ قویٰ باطنہ اور عادات اور خصائل کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے
جس کا تعلق بصیرت سے ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم۔4)

ترجمہ: بے شک تمہاری خوبو (اخلاق) بڑی شان کی ہے۔

الخلاق:۔

"ما اکتسبه الانسان من الفضله بخلقه"

وہ فضیلت جو انسان اپنے اخلاق سے حاصل کرتا ہے۔

[المفردات فی غریب القرآن (1) ص(210) مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز]

حضور نبی کریم ﷺ کا اخلاقِ کریمانہ کی صفات:۔

امام قاضی عیاض مالکی اُندلسی رحمہ اللہ متوفی 544ھ لکھتے ہیں کہ

☆ امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث صحیح میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نہ فحش گو تھے اور نہ عمداً فحش باتیں کرتے اور نہ بازاروں میں شوروغل کرتے اور نہ برائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے بلکہ اُس کو عفوودرگزر فرماتے۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اخلاق میں حضور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص نہ تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ یا گھر والوں میں سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ کو بُلاتا تو آپ ﷺ لبیک ہی فرماتے۔

[الشفاء ج(1) ص(80 / 81) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1422ھ]

☆ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، امام عبد بن حمید، امام مسلم، امام ابن منذر، امام حاکم اور امام ابن مردویہ رحمھم اللہ نے حضرت سعد بن ھشام سے فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے پاس حاضر ہوا اور فرمایا اے ام المومنین مجھے حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے؟ تو ام المومنین نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا اخلاق قرآن ہے تو کیا قرآن نہیں پڑھتے؟

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم۔4)

ترجمہ: اور بے شک آپ عظیم الشان اخلاق کے مالک ہیں۔

[تفسیر دُرالمنثور للسیوطی ج (14) ص (622) مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیہ الاسلامیہ 1424ھ]

☆ یہ سب کچھ امام حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ ابو نعیم باب اخلاق الرسول ﷺ ص (57) عالم الکتب، وغیرہ میں اور حضور نبی کریم ﷺ کے سیرت نگاروں نے اپنی اپنی کتب میں روایات بیان کی ہیں۔ (راقم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً مومن حُسنِ اخلاق کے ذریعے دِن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

[سنن ابو داؤد (4798) شعب الایمان بیہقی (7997)]

☆ احادیث کریمہ اور اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ سے ظاہر ہوا کہ ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرنا، ایک دوسرے کا خیال رکھنا کسی کو تکلیف نہ دینا، آپس میں ایک دوسرے کے کام آنا، اور معاملات میں دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا بیشک اسلام کی بہترین علامات وتعلیمات ہیں۔ (راقم)

☆......☆......☆

باب دوم

والدین اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا اور ان کے آپس کے حقوق وآداب

5۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا والدین سے اچھا سلوک کرنا میں نے عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ کرنا۔

[صحیح بخاری (5625) صحیح مسلم (85) سنن الکبریٰ بیہقی (2984)]

6۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں تیری جنت ہیں اور دوزخ (بھی) (یعنی ان کے ساتھ نیکی کر کے جنت پاؤ یا پھر ان کے ساتھ بُرائی کر کے دوزخ کے مستحق بن جاؤ۔ (راقم)۔

[سنن ابن ماجہ (3662) ترغیب والترھیب المنذری (1281)]

7۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے رشتے داروں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اُس کے لئے صدقہ ہے۔

[صحیح بخاری (55) صحیح مسلم (1002)]

8۔ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کو صدقہ دینا (فقط) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو صدقات ہیں ایک صدقہ اور دوسرا رشتے داری۔

[جامع ترمذی (658) سنن نسائی (2582) سنن ابن ماجہ (1844)]

والدین سے حُسنِ سلوک کرنا قرآن و احادیث سے:۔

یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اولاد پر والدین کا حق نہایت ہی عظیم و کریم ہے فقط ماں کا حق اس سے بھی بڑا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف۔15)

ترجمہ: ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی ہے اُس کی ماں نے مشقت کے ساتھ اُس کو پیٹ میں رکھا اور مشقت اُٹھا کر اُس کو جنا اُس کے حمل اور دُودھ چُھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔

☆ قرآن کریم کی اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ رب تعالیٰ نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر پھر دوبارہ خاص الگ ماں کی ان سختیوں اور تکالیف کو شمار کیا جو اُسے حمل اور ولادت اور پھر دو سال تک اپنے خون کا عطر

پلانے میں پیش آئی سو جس کی وجہ سے ماں کا حق زیادہ اشد و بڑا ہو گیا سو ایک مقام پر رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

(لقمان 14)

ترجمہ: تاکید کی ہم نے آدمی کو اُس ماں باپ کے حق میں کہ پیٹ میں رکھا اسے اُس کی ماں نے سختی پر سختی اُٹھا کر اور اس کا دودھ چُھٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا میری ہی طرف بالآخر تجھے لوٹنا ہے۔

☆ سو اس آیت میں رب تعالیٰ نے ماں باپ کے حق کو اپنے حق کے ساتھ بیان کیا ہے جیسے فرمایا شکر بجالا میرا اور اپنے والدین کا، سبحان اللہ کیا مقام و مرتبہ ہے والدین کا۔

☆ والدین کی عزت کرنا ان کا ادب و احترام کرنا ان سے پیار کرنا بعد وفات کے ان کے لئے دعائیں کرنا ان کے سامنے اُف تک نہ کرنا چاہئے بڑے سے بڑا نقصان بھی کر دیں اور جب یہ دونوں یا پھر ان میں سے کوئی ایک بزرگ ہو جائے ان کا خیال رکھنا ان کو پیار دینا ان کے کھانے پینے، اوڑھنے بچھونے کا خاص خیال رکھنا ان کی ضروریات کو مدنظر رکھنا بے شک یہ ایک اولادِ صالح کی ذمہ داری ہے اور اس کا حق ہے یہ کوئی اپنے ماں باپ پر احسان نہیں کر رہا ہے بلکہ شکر کرے رب تعالیٰ کا کہ اُس نے اسے اس خدمت خیر کا موقع نصیب کیا اور جو لوگ اس خدمت کو یا تو جان بوجھ کر

ترک کرتے ہیں یا پھر اپنی بیوی کی بات مان کر والدین کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں یا پھر اُن کو اولڈ ہاؤس (Old House) میں چھوڑ آتے ہیں وہ میرے نزدیک سب سے بڑا بدنصیب اور حقِ والدین کا مُجرم ہے اور بندے تجھ سے اچھے تو یہ ادارے ہیں جو تیرے بزرگ والدین کی خدمت کر کے جنت کی راہ آسان بناتے ہیں اور تو کیسا بدنصیب ہے اپنے لئے دوزخ کی راہ آسان بنا رہا ہے جیسا کہ حدیث میں گزر چکا ماں باپ جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی پھر سوچ اے انسان تو کیا کمائی کر رہا ہے؟ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ اگر دونوں یعنی ماں باپ میں آپس کی لڑائی ہو تو اولاد کو کس کا ساتھ دینا چاہئے؟ سو فتاویٰ عالم گیری میں ہے جس آدمی کے لئے والدین میں سے ہر ایک کے حق کی رعایت مشکل ہو جائے مثلاً ایک کی رعایت سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو تعظیم واحترام میں والد کے حق کی رعایت کرے اور خدمت میں خدمت میں والدہ کے حق کی (رعایت کرے) علامہ حمامی نے فرمایا ہمارے امام فرماتے ہیں کہ احترام میں باپ مقدم ہے اور خدمت میں ماں پہلے ہے حتیٰ کہ اگر گھر میں دونوں اس کے پاس آئے ہیں تو والد کی عزت کے لئے کھڑا ہو اور اگر دونوں نے اس سے پانی مانگا اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی نہیں پکڑا تو پہلے ماں کو دے اسی طرح قنیہ میں ہے۔

[فتاویٰ عالم گیری کتاب الکراھیۃ ج (5) ص (365) نورانی کتب خانہ پشاور]

☆ جب والدین فوت ہو جائیں تو اولاد پر کیا حق والدین ہیں؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی قادری رحمہ اللہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں۔

(1) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز، غسل وکفن ونماز ودفن ہے اور ان کاموں میں سنن ومستحبات کی رعایت جس سے ان کے لئے ہر خوبی وبرکت ورحمت ووسعت کی امید ہو۔

(2) ان کے لئے دُعا واستغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(3) صدقہ وخیرات واعمال صالحہ کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزے رکھنا بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(4) ان پر کوئی قرض کسی کا ہو تو اس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا کرنے کو دو جہاں کی سعادت سمجھنا، آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے اس کی ادا میں امداد لینا۔

(5) اُن پر کوئی قرض رہ گیا تو بقدر قدرت اس کے ادا میں سعی بجالانا، حج نہ کیا ہو تو اُن کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا، زکوٰۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا تو اسے ادا کرنا، نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا وعلیٰ ھذا القیاس ہر طرح ان کی برأت ذمہ میں جدوجہد کرنا۔

(6) انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اُوپر لازم نہ ہو اگرچہ اپنے نفس پر بار ہو۔

(7) ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اَب تو وہ نہیں ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہنا جیسا کہ ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہوا اور کچھ قسم ہی موقوف نہیں ہر طرح امور جائزہ میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(8) ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا وہاں یٰس شریف پڑھنا ایسی آواز سے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہچانا، راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام وفاتحہ نہ گزرنا۔

(9) ان کے رشتے داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کئے جانا۔

(10) ان کے دوستوں سے دوستی نبھانا ہمیشہ ان کا اعزاز واکرام رکھنا۔

(11) کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر جواب میں انہیں بُرا نہ کہلوانا۔

(12) سب میں سخت تر و عام تر و مدام تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں ایذاء نہ پہچانا، اس کے سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ

فرحت سے چمکتا اور دمکتا ہے اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔ ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ انہیں قبر میں بھی رنج پہنچائے۔

[فتاویٰ رضویہ ج (24) ص (392-391) رضا فاؤنڈیشن لاہور]

☆ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو سب کے خیر خواہ رہو اگر کوئی رشتے دار دُکھ و تکلیف میں مبتلا ہو یا پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو جہاں تک ممکن ہو سچائی کا ساتھ دو اگر کوئی رشتہ دار غریب ولاچار ہو تو اُس کی مدد کرو کیونکہ حدیث شریف میں گزر چکا ہے کہ غیر کو دینے کی بہ نسبت رشتے دار کو دینا ڈبل ثواب ہے ایک دینے کا دوسرا صلہ رحمی کا سوا گر اُنھیں کوئی سامان کی ضرورت ہو اور وہ ہمارے پاس موجود ہو تو ضرور دینا چاہئے شے کے ہونے کے باوجود پھر نہ دینا گناہ ہے جھوٹ ہے سو اس سے بچنا بہتر ہے اگر اپنی ذات سے کسی کو جائز اور حقدار کو حق کے ساتھ فائدہ پہنچ رہا ہو تو ضرور اُس کی مدد کرنی چاہیے دُنیا میں ایک دوسرے کے کام آنا ایک دوسرے کا خیال رکھنا کسی کو زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ دینا ہمیشہ اپنے پرائے کے بارے میں مثبت سوچ رکھنا اور کسی کو نقصان نہ پہچانا بیشک یہی اسلامی تعلیمات ہیں، اگر دوسروں کو نقصان پہنچانا کسی کا بُرا سوچنا کسی کے تباہ و برباد کے در پر ہونا بیشک ان افعال کا دین اسلام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ اِسلام کا معنیٰ ہی امن وامان ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب سوم

بیوی اور اولاد کے حقوق وآداب

9۔ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا حق کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ جب تم پہنو یا کماؤ اسے بھی پہناؤ اس کے چہرے پر نہ مارو اُس سے بُرے لفظ مت کہو اور اسے خود سے علیحدہ نہ کرو مگر گھر ہی میں۔

[سنن ابوداؤد (2142) سنن نسائی الکبریٰ (9171) مصنف عبدالرزاق (12583)]

10۔ حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو انہیں نماز (پڑھنے) کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مارو (نماز نہ پڑھنے پر) اور (دس سال کی عمر میں) انہیں علیحدہ علیحدہ سلایا کرو۔

[سنن ابوداؤد (495) سنن الکبری بیہقی (3050) مسند امام احمد (6756)]

11۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا وہ ان کے ساتھ رہا اور وہ ان کے ساتھ حُسن سلوک کرتا رہا تو وہ دونوں اِسے

جنت میں لے جائیں گی۔

[سنن ابن ماجہ (3670) معجم الکبیر طبرانی (10836) مستدرک الحاکم (7351)]

12۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اور آپ کے پاس اُس وقت الاقرع بن حابس التمیمی بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

[صحیح بخاری (5997) صحیح مسلم (2318) جامع ترمذی (1911) مسند امام احمد (7592)]

حقوق الزوجین فقط قرآن سے:۔

(i) عورتوں سے اچھا برتاؤ کرنا جیسے کہ قرآن کریم میں ہے:۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء۔19)

ترجمہ: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔

☆ اِس آیت میں رب تعالیٰ نے اُن لوگوں سے خطاب کیا ہے جو کہ عورتوں کے ساتھ بُرے اخلاق سے پیش آتے ہیں اور معروف سے مراد وہ کام ہے جس کام سے شریعت منع نہ کرے یعنی اِس آیت سے مراد یہ کہ گھر میں خیر خواہی کے ساتھ رہو خاوند بیوی کو دستور کے مطابق خرچہ دیتا رہے اور آپس میں عمدگی اور شائستگی کے ساتھ گفتگو کریں۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ قال اللہ تعالیٰ:۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ (النساء آیت۔34)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

یعنی مرد عورتوں کے معاملات پر افسر ہیں مسلط ہیں اور عورتوں کو ادب و احترام سکھانا مردوں کی ذمہ داری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی پر یہ فضیلت اور افسری ہے کہ وہ بیوی کے اخراجات اُٹھاتا ہے مردوں کو عورتوں پر ایک فضیلت یہ بھی ملی ہے کہ مردوں کی جسمانی ساخت بہ نسبت عورتوں کی مضبوط ہے اور طاقتور بھی ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ بیوی کے اخراجات خاوند کی ذمہ داری ہے:۔ قال اللہ تعالیٰ:۔

وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ (النساء۔34)

ترجمہ:۔ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔

☆ علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ 1367ھ لکھتے ہیں اِس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔

[تفسیر خزائن العرفان ص (158) دار القرآن اردو بازار لاہور]

☆ یعنی مرد اپنے مالوں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں اُن کا مہر دے کر اُن کی خوراک اُن کا لباس پر خرچہ کرنا اور انہیں گھر مہیا کرنا یہ مردوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ اگر بیوی شوہر کی نافرمانی کرے تو اس کو اَدب سکھانے کے لئے خاوند اُس کو

مار بھی سکتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (النساء۔34)

ترجمہ:۔اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔

امام ابو اللیث سمرقندی الحنفی رحمہ اللہ متوفی 375ھ لکھتے ہیں۔

''اور تمہیں جن بیویوں سے نافرمانی کا خوف ہو تو اُن کو رب تعالیٰ کی قسم دے کر نصیحت کرو اُن سے فرماؤ کہ رب تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ خاوند کا حق تم پر واجب ہے پس اگر وہ اس نصیحت کو نہ مانیں تو خاوند بیوی کے بستر کے قریب نہ جائے کیونکہ جب خاوند بیوی کے بستر سے دُور ہوگا تو اگر وہ عورت خاوند سے محبت کرنے والی ہوئی تو اُس پر خاوند کا منہ پھیرنا مشکل ہو جائے گا پھر وہ اصلاح کی جانب مائل ہوگی اور اگر وہ خاوند سے نفرت کرنے والی ہوئی تو اُس کو خوشی ہوگی کہ خاوند سے اس کی جان چھوٹ گئی اس سے پتہ چلا کہ نافرمانی بیوی کی طرف سے تھی سو اُن کو مارو جس سے اُن کے بدن پر نشان نہ پڑیں یعنی نیل وغیرہ نہ پڑیں پھر اگر وہ نافرمانی سے رجوع کرلیں تو تم ان کو مزید

مارنے کے بہانے تلاش نہ کرو اور ان کو اپنی محبت کی جانب مجبور نہ کرو کیونکہ محبت تو دل کی کیفیت ہے جو عورت کے اختیار میں نہیں ہے۔"

[تفسیر بحر العلوم ج(1)ص(356) دار الکتب العلمیہ بیروت]

☆ اس سے پتہ چل گیا کہ جو جاہل مرد اپنی بیویوں پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں اُن کو اتنا مارتے ہیں کہ اُن کے بدن نیلوں سے بھر جاتے ہیں یا پھر اُن کے ناک اور کان کاٹ دیئے، ہاتھ پاؤں کو توڑ دیا یا پھر اُن کو گہرے زخم لگائے جس سے اُن کو بہت تکلیف ہوتی ہے یا کسی بھی قسم کا ظلم و ستم کرتے ہیں وہ لوگ عبرت حاصل کریں اللہ تعالیٰ سے ڈریں کہ ایک نہ ایک دن اُنہیں اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے پھر وہ وہاں کیا جواب دیں گے۔ اللہ عزوجل ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (راقم)

 پاکستان میں عائلی قوانین میں سب سے اہم 1961ء کا مسلم فیملی لاز آرڈیننس ہے جس نے پاکستان کے معاشرے پر بہت گہرے اثرات مرتب کئے ہیں یہ جب سے قانون منظوری سے ہمکنار ہوا ہے تب سے لیکر آج دن تک مذہبی حلقوں میں ہدف تنقید رہا ہے البتہ اگر اِس قانون میں کچھ جزوی ترمیمات لائی جائیں تو یہ تمام حلقوں کو فائدہ دے سکتا ہے، آرڈیننس کی دفعہ (2) میں سورۃ النساء آیت نمبر (35) کی روح سمونے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس آیت کا منشا یہ ہے کہ جب خاوند اور بیوی کے تعلقات بگڑ جائیں یا خوف ہو تو دونوں کی طرف سے ایک ایک حکم (ثالث) مقرر کیا جائے جو میاں بیوی میں موافقت کی کوئی صورت نکالیں

آرڈیننس کی اس دفعہ میں خاوند اور بیوی کے درمیان مختلف تنازعات مثلاً طلاق کے بعد عدتِ زمانہ طلاق سے پیدا شدہ مسائل کا حل صلح کا مسئلہ حل کرنے یا بیوی کے نان ونفقہ کی عدم ادائیگی کے نتائج کو طے کرنے کے لئے ایک مصالحتی کونسل قائم کر کے یہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سو کونسل فریقین کے ایک ایک نمائندے اور ایک ایسے چیئرمین پر مشتمل ہے جو یونین کونسل کا چیئرمین ہو یا ایسا شخص ہو جسے مرکزی یا صوبائی حکومت یا ان حکومتوں کا کوئی افسر ہو چیئرمین کے اختیارات تفویض کرے اسی دفعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر فریقین میں سے کوئی متعین مدت کے اندر اپنے نمائندے نامزد نہ کرے تو ان کے بغیر ہی کونسل تشکیل ہو جائے گی۔ توفیق الٰہی سے راقم یہ کہتا ہے کہ مصالحتی کونسل کی تشکیل میں چیئرمین کا اضافہ قرآنی حکم پر زیادتی اور اضافہ ہے اس لئے کہ مصالحتی کونسل فریقین کے ایک ایک نمائندے پر مشتمل ہو جسے خود میاں بیوی ہی مقرر کریں۔ اَب رہا چیئرمین کونسل تو وہ کونسل کی ہیئت ترکیبی میں شامل نہ ہو بلکہ نگران کے فرائض انجام دے اور اس طرح سرانجام دے کر کونسل کے فنکشن میں دخل اندازی نہ ہو۔

[Muslim Family Laws, Ordinance (VIII of 1961) of July 15,1961](باضافہ راقم)

 بی بی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل و محدث بریلوی قادری رحمہ اللہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں۔ نفقہ سکنیٰ (رہائش) مہر حُسن معاشرت نیک باتوں اور حیاء وحجاب کی تعلیم وتاکید اور

اس کے خلاف سے منع التہدید ہر جائز بات میں اس کی دل جوئی اور مردان خدا کی سُنت پر عمل کی ہوتو ماورائے مناہی شرعیہ میں اس کی ایذاء کا تحمل کمالِ خیر ہے اگر چہ یہ حقِ زن (عورت) نہیں۔

☆ شوہر کے حقوق بی بی پر کیا ہیں؟ اُمور متعلقہ زن شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے اس کے ناموس (عزت) کی بشدت حفاظت اس کے مال کی حفاظت ہر بات میں اس کی خیر خواہی ہر وقت امور جائزہ میں اس کی رضا کا طالب رہنا اسے اپنا مولیٰ جاننا، نام لے کر نہ پکارنا کسی سے اس کی بجا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو بجا سے بھی احتراز کرنا بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا وہ ناراض ہوتو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اُسے منانا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم)

[فتاویٰ رضویہ ج (24) ص (371) رضا فاؤنڈیشن لاہور]

والدین پر اولاد کے حقوق:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی قادری رحمہ اللہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں۔

(1) سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رزیل کم قوم سے نہ کرے کہ بُری رگ ضرور رنگ لاتی ہے۔

(2) دیندار لوگوں میں شادی کرے بچہ نانا و ماموں کی عادات کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(3) زنگیوں حبشیوں میں قرابت نہ کرے کہ ماں کا سیاہ رنگ بچہ کو بدنما نہ کر دے۔

(4) جماع کی ابتداء بسم اللہ سے کرے ورنہ بچہ میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

(5) اُس وقت شرم گاہِ زن (عورت) پر نظر نہ کرے کہ بچہ کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔

(6) زیادہ باتیں نہ کرے کہ گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

(7) مرد و زن کپڑا اوڑھ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کے بچہ بے حیاء ہونے کا خدشہ ہے۔

(8) جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں میں تکبیر کہے کہ خلل شیطان وام الصبیان سے بچے۔

(9) چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اُس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت (اخلاق) کی فال حسن ہے۔

(10) ساتویں اور نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے، دختر (بیٹی) کے لئے ایک پسر (بیٹے) کے لئے دو کہ اس میں بچے کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(11) ایک ران دائی کو دے کر بچہ کی طرف سے شکرانہ ہے۔

(12) سر کے بال اُتروائے.

(13) بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

(14) سر پر زعفران لگائے۔

(15) نام رکھے یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ عزوجل کے یہاں شاکی ہوگا۔

(16) بُرا نام نہ رکھے کہ بدفال بد ہے۔

(17) عبداللہ، عبدالرحمٰن، احمد، حامد، وغیرہ باعبادت وحمد کے نام یا انبیاء، اولیاء یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں ان کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے خصوصاً نام پاک محمد ﷺ کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت بچہ کے دُنیا و آخرت میں کام آتی ہے۔

(18) جب محمد نام رکھے تو اس کی تعظیم وتکریم کرے۔

(19) مجلس میں اس کے لئے جگہ چھوڑے۔

(20) مارنے بُرا کہنے میں احتیاط رکھے۔

(21) جو مانگے بروجہ مناسب دے۔

(22) پیار میں چھوٹے لقب بے قدر نام نہ رکھے کہ پڑا ہوا نام مشکل سے چھوٹتا ہے۔

(23) ماں خواہ نیک دلیہ نمازی صالحہ شریف القوم سے دو سال تک دودھ پلوائے۔

(24) رذیل یا بدافعال عورت کے دودھ سے بچے کی دودھ طبیعت بدل دیتا ہے۔

(25) بچے کا نفقہ اس کی حاجت کے سب سامان مہیا کرنا خود واجب ہے جن میں حفاظت بھی داخل ہے۔

(26) اپنے حوائج و ادائے واجبات شریعت سے جو کچھ بچے اس میں عزیزوں،

قریبوں، محتاجوں، غریبوں سب سے پہلے حق عیال و اطفال کا ہے جو اُن سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔

(27) بچہ کو پاک کمائی سے روزی دے کہ ناپاک مال ناپاک ہی عادتیں ڈالتا ہے۔

(28) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے بلکہ اپنی خواہش کو ان کی خواہش کے تابع رکھے جس اچھی چیز کو ان کا جی چاہے انہیں دے کر ان کے طفیل میں آپ بھی کھائے زیادہ نہ ہو تو انہیں کو کھلائے۔

(29) خدا کی ان امانتوں کے ساتھ مہر ولطف کا برتاؤ رکھے انہیں پیار کرے بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔

(30) ان کے ہنسنے کھیلنے بہلنے کی باتیں کرے ان کی دل جوئی، دل داری، رعایت و محافظت ہر وقت حتیٰ کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(31) نیا میوہ نیا پھل پہلے انہیں کو دے کہ وہ بھی تازہ پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔

(32) کبھی کبھی حسب ضرورت انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز کہ شرعاً جائز ہے دیتا رہے۔

(33) بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا قصد رکھتا ہو۔

(34) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے ایک کو دوسرے پر بے فضیلت دینی ترجیح نہ دے۔

(35) سفر سے آئے تو ان کے لئے کچھ تحفہ ضرور لائے۔

(36) بیمار ہوں تو علاج کرے۔

(37) حتی الامکان سخت وموذی علاج سے بچائے۔

(38) زبان کھلتے ہی اللہ، اللہ پھر پورا کلمہ لاالٰہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔

(39) جب تمیز آئے اَدب سکھائے کھانے پینے، ہنسنے بولنے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے حیاء، لحاظ بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، اُستاد اور دختر (بیٹی) کو شوہر کے اطاعت کے طرق وآداب بتائے۔

(40) قرآن مجید پڑھائے۔

(41) اُستاد نیک صالح، متقی، صحیح العقیدہ سن رسیدہ کے سپرد کردے اور دختر کو نیک پارسات عورت سے پڑھوائے۔

(42) بعد ختم قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

(43) عقائد اسلام وسنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی قول وبول حق پر مخلوق ہے اس وقت بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

(44) حضور اقدس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وتعظیم اُن کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان ودین عین ایمان ہے۔

(45) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب والیاء وعلماء کی محبت وعظمت تعلیم کرے کہ اصل سُنت زیور ایمان بلکہ باعث بقائے ایمان ہے۔

(46) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔

(47) علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز وروزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیاء، سلامتِ مردور ولسان وغیرہ

خوبیوں کے فضائل حرص وطمع حُبِّ دنیا حُبِّ جاہ، ریا، عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ برائیوں کے رزائل پڑھائے۔

(48) پڑھانے، سکھانے میں رفق ونرمی ملحوظ رکھے۔

(49) موقع پر چشم نمائی تنبیہ تہدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا۔ بلکہ اور زیادہ افساد کا اندیشہ ہے۔

(50) مارے تو مُنہ پر نہ مارے۔

(51) اکثر اوقات تہدید وتخویف پر قانع رہے کوئی قمچی اس کے پیش نظر رکھے کہ دل میں رعب رہے۔

(52) زمانہ تعلیم ایک وقت کھیلنے کا بھی دے کہ طبیعت نشاط پر باقی رہے۔

(53) مگر زنہار بُری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بدتر ہے۔

(54) نہ ہرگز ہرگز بہاں ودانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہ کتب فلقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جُھک جاتی ہے۔ صحیح احدیث شریف سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۃ یوسف شریف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکر زنان کا ذکر فرمایا ہے پھر بچوں کو خرافات شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہوسکتا ہے۔

(55) جب دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔

(56) اس عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے جدا بچھونے جدا پلانگ پر اپنے پاس رکھے۔

(57) جب جوان ہو شادی کردے، شادی میں وہی رعایت قوم ودین وسیرت و صورت ملحوظ رکھے۔

(58) اب جو ایسا کام کہنا ہو جس میں نافرمانی کا احتمال ہو اسے امر و حکم کے صیغہ سے نہ کہے بلکہ برفق و نرمی و بطور مشورہ کہے کہ وہ بلائے حقوق میں نہ پڑ جائے۔

(59) اسے میراث سے محروم نہ کرے جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کو نہ پہنچنے کی غرض سے کل جائیداد دوسرے وارث یا کسی غیر کے نام لکھ دیتے ہیں۔

(60) اپنے بعد مرگ بھی ان کی فکر رکھے یعنی کم سے کم دو تہائی ترکہ چھوڑ جائے ثلث سے زیادہ خیرات نہ کرے۔ خاص پسر (بیٹے) کے حقوق سے ہے کہ

(61) اسے لکھنا

(62) پیرنا

(63) سپاہ گری سکھائے۔

(64) سورۃ مائدۃ کی تعلیم دے

(65) اعلان کے ساتھ اس کا ختنہ کرے

خاص دُختر (بیٹی) کے حقوق سے ہے کہ

(66) اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔

(67) سینا پرونا، کھانا پکانا سکھائے۔

(68) سورۃ نور کی تعلیم دے

(69) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے۔ (البتہ متاخرین کے علماء کرام کا مؤقف اس مؤقف سے جُدا ہے اور تعلیم نسواں کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں[(راقم)]

(70) بیٹیوں سے زیادہ دِل جوئی رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

(71) دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔

(72) جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے۔

(73) نو(9) برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے۔

(74) اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کر دے۔

(75) شادی برأت میں جہاں گانا ناچ ہو گر گز نہ جانے دے اگر چہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔

(76) اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے بلکہ ہنگاموں میں جانے کی مطلق بندش کرے گھر کو اُن پر زنداں کر دے بالا خانوں پر نہ رہنے دے۔

(77) گھر میں لباس وزیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

(78) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے

(79) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

(80) زنہار کسی فاسق فاجر خصوصاً بدمذہب کے نکاح میں نہ دے۔

[فتاوی رضویہ ج(24)ص(452تا456)رضا فاؤنڈیشن لاہور]

☆......☆......☆

باب چہارم

مسلمانوں کے آپس کے معاملات اور اُن کے حقوق و آداب

13۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں۔

[جامع ترمذی (2627) صحیح ابن حبان (180) مسند امام احمد (8918)]

14۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے (سینے کی طرف آپ نے تین دفعہ اشارہ کیا) [(راقم)] کسی مسلمان کے لئے اتنی بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ایک مسلمان پر دوسرے کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔

[صحیح مسلم (2564) سنن الکبریٰ بیہقی (11276) مسند الفردوس (4002) مسند امام احمد (7713)]

15۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ (1) سلام کا جواب دینا (2) بیمار کی عیادت کرنا (3) اس کے جنازے کے ساتھ جانا (4) اس کی دعوت قبول کرنا اور (5) چھینک کا جواب دینا۔

[صحیح بخاری (1183) صحیح مسلم (2161) مستدرک الحاکم (1292)] اور ایک حدیث میں چھ ہیں۔ پانچ تو وہی مذکورہ اور چھٹا یہ ہے کہ جب وہ مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ [سنن داری (2633)]

16۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم و نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر (کھول کر) دیکھا تو بے شک اس نے دوزخ میں دیکھا۔

[سنن ابوداؤد (1485) مسند الشامیین الطبرانی (1432) مسند الشہاب (464)]

مسلمانوں کے آپس کے معاملات کے حقوق و آداب درجہ ذیل ہیں:۔

یہ تمام حقوق و آداب احادیث مبارکہ سے اخذ شدہ ہیں۔

(1) مسلمان کے لئے افضلیت یہ ہے کہ اُس کی زبان سے بطور طعنہ، گالی گلوچ، بدتمیزی، غیبت، چغلی وغیرہ کی صورت میں اور اُس کے ہاتھ سے ناجائز و ناحق قتل کرنا، آپس میں ایذاء پہنچانا اور کوئی ایسا فعل کرنا جس سے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے یہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا افضل ہے۔

(2) جن کاموں کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا اُن سے اجتناب کرنا اور جن کاموں کو کرنے کا حق دیا گیا وہ بجالانا ضروری ہے اور ترک تعلق سے بچنا ضروری ہے رشتے داروں کا خیال کرنا بھی حق مسلم ہے۔

(3) اصلاً مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ اس کی زبان، ہاتھوں سے کسی بھی اپنے مسلمان بھائی خواہ وہ حقیقی بھائی ہو یا اسلامی بھائی ہو مت تکلیف دی جائے اور اسی طرح ایک اعلیٰ معاشرے کی بنیاد فقط سکون نہیں بلکہ اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ دینا اعلیٰ معاشرتی حق ہے حتیٰ کہ غیر مسلموں کے تحفظ کا بھی دین اسلام نے حق دیا ہے نہ تو ان کے عبادت خانے تباہ کئے جائیں نہ اُن کے مذہب کے رہنما قتل کئے جائیں اور نہ بچے، عورتیں اور بزرگ وغیرہ اور جو یہ کام کرتے ہیں اُن کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں بلکہ وہ ملک وملت کے دشمن ہیں۔

(4) اس دنیا میں رہتے ہوئے معاشرتی حقوق ادا کرتے ہوئے اُن کا خیال رکھنے سے ایک اہم اور اسلامی معاشرہ قائم ہوگا صرف نماز وروزہ کرلینا، حج وعمرے کرلینا، دوسروں کے حقوق غصب کرلینا ناحق جائیدادوں مال و دولت پر قبضے کرلینا یہ تمام کام ایک اسلامی معاشرے پر داغ ہیں فقط نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عمرہ اُسی کے لئے سودمند ہوگا فائدہ مند ہوگا جو اصلاً حق معاشرت کو سمجھے اور اپنے بہن بھائیوں، رشتے داروں، دوست واحباب،

اور ہر رشتے کا حق جانے پہچانے اور اُسے وہی مقام عطا کرے جس کا وہ حقدار ہے سو وہ دن دُور نہیں جب معاشرہ اسلامی میں پیار و محبت کے پھول اُگیں گے۔

(5) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ مت دے، فراڈ مت کرے، اُسے چونا نہ لگائے، اور نہ ہی کسی دوسرے انسان کو دھوکہ، فراڈ، اور چونا لگائے خواہ اُس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو کسی بھی ذات پات وصفات سے ہو۔ نہ خود کسی پر ظلم کرو نہ ظالم کے حوالے کرو بلکہ وہ ضرورت مند ولاچار ہو تو اُس کی مدد بغیر کسی لالچ، حرص وحوس کے کرو ہمارے پیش نظر فقط یہ بات ہو کہ یہ ہمارے دین اور مذہب اسلام کی تعلیمات ہیں، خاص کر کے اس معاشرے میں اگر کوئی لاچار وضرورت مند عورت ہو تو بہت سے لوگ اپنی لالچ اور حوس پوری کرنے کی غرض سے اس کی مدد کرتے ہیں یقین نہ آئے تو اخبارات کا روزانہ مطالعہ کرو اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر دوڑاؤ ایسے ان گنت واقعات ہوں گے سو راقم کی عاجزانہ یہ گزارش ہے بغیر کسی لالچ حرص وحوس کے ہر اک کے جائز کام میں اُس کی مدد کرو اس کی ضرورت پوری کرو بیشک میرے پیارے آقا و مولا ﷺ کا خالص اُمتی یہی ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے جو کسی کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے رب تعالیٰ اس کی اُخروی مشکل حل کرتا ہے۔ سو ایک دوسرے کے کام آنا اور وہ کام بھی جائز ہو شریعت کے خلاف نہ

ہو بے شک صدقہ ہے۔

(6) آج کل لالچ اور حرص وحوس نے ہمیں اپنا اتنا گرویدہ کردیا کہ ہم ہر ایک سے حسد، فراڈ، دھوکہ کرنے لگے اور آپس میں بغض رکھنے لگے جبکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان قلبی بیماریوں سے منع کیا ہے۔ اپنی دو کانوں کو چمکانے کے لئے اپنی واہ واہ کے لئے اپنے آپ کو سب سے مختلف ظاہر کرنے کے لئے دوسروں کو حقیر، گھٹیا، سمجھنے لگے سو یہ حقِ مسلم نہیں بلکہ ہم اپنے لئے ہم دوزخ خرید رہے ہیں۔ ہمیشہ دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھو ہمیشہ دوسروں کو عزت دو کسی کو حقیر مت جانو یہی دین اسلام کے اعلیٰ اوصاف ومراتب ہیں جو فقط اہل علم اور اہل عقل و دانش کو نصیب ہوتے ہیں جاہلوں کی بلا سے۔

(7) مسلمان کا مسلمان پر یہ بھی حق ہے کہ نہ وہ ناحق خون اور قتل و غارت کے بازار گرم کرے نہ کسی کی عزت واحترام میں کمی لائے اور نہ ہی کسی کا ناحق وناجائز مال ہضم کرے۔

(8) ایک حق یہ بھی ہے کہ جب کوئی فوت ہوجائے خواہ رشتے داروں میں سے ہو یا غیروں میں سے خواہ وہ محلّہ کا ہو یا غیر محلّہ کا اگر راسائی ممکن ہو تو ضرور اس کے جنازے میں شرکت کرے اگر بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے اور اگر اُس کو حق و سچ اور جائز دعوت ملے تو وہ اس میں شریک ہوں بغیر دعوت کے جانا مناسب نہیں نہ شرعاً نہ معاشرتی طور پر۔

(9) آپس میں دھوکہ دینا، جھوٹ نہ بولنا، حق دار کا حق غصب نہ کرنا، مال میں خیانت نہ کرنا، ناحق و ناجائز مال بٹورنے کی ٹو میں لگا رہنا حق مسلم نہیں بلکہ حق جہنم ہے۔

(10) ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے خلاف بڑھکانا ایک دوسرے کو دوسرے دوست کے خلاف غلط باتیں بتا کر دشمنی ڈلوانا، آپس میں بہن بھائیوں کے تعلقات میں رخنا اندازی کرنا خواہ کسی بھی ذریعے سے یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ان سے اجتناب کرنا زیادہ ضروری ہے۔

(11) اگر کوئی ہم سے مشورہ مانگے تو ہمیں اُسے صحیح اور اپنی معلومات کے مطابق مشورہ دینا چاہئے اور اُس سے غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مشورہ ایک امانت ہے۔

(12) بعض لوگ دوغلی پالیسی اختیار کرتے ہیں جس کو ہمارے ہاں دو منہ والا کہتے ہیں سو یہ دھوکہ اور فراڈ ہے اس سے بچنا ضروری ہے کیونکہ دو منہ والے یعنی دوغلے آدمی خواہ وہ مرد ہو یا عورت حدیث شریف میں ہے کہ اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ اے میرے اللہ عزوجل ہمیں ایسی وباؤں ، بلاؤں سے محفوظ فرما آمین۔ اے میرے اللہ عزوجل ہمیں صحیح اور درست حق سمجھ کر پہچان کر اور اس کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاطہ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب پنجم

آپس میں میل وجول رکھنا اور سلام وجواب کے آداب

17۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

[صحیح بخاری (3045) صحیح مسلم (2447) جامع ترمذی (3882) سنن نسائی (3953)]

18۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹے جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو یہ تمہارے لئے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔

[جامع ترمذی (2698) معجم الاوسط طبرانی (5991)]

19۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے محبت نہ کرو کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو اپنے درمیان سلام کو

پھیلایا کرو۔

[صحیح مسلم (54) سنن ابوداؤد (3193) سنن ابن ماجہ (68)]

20۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

[صحیح بخاری (2727) سنن ابوداؤد (5212) سنن الکبری بیہقی (13349)]

سلام کرنے کا حکم اور اس کے آداب:۔

قال اللہ تعالی:۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا الايه

(النساء۔86)

ترجمہ:۔ اور جب تمہیں کوئی لفظ سلام کرے تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو وہی کہہ دو۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ (ابراہیم۔23)

ترجمہ:۔ ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً الایہ

(النور ٦١)

ترجمہ:۔ پھر جب کسی کے گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے

وقت کی اچھی دُعا۔

☆ سورۃ النساء آیت نمبر (86) سے ظاہر ہوا کہ جب کوئی شخص تم کو السلام علیکم کہے تو تم جواب میں اس کو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور جب کوئی آدمی کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو اس کو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو اور جب کوئی آدمی تم کو السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ کہے تو تم اسی طرح کا جواب عنایت کرو۔ اللہ و رسول اعلم (راقم)

☆ سورۃ ابراہیم آیت نمبر 23 کی تفسیر میں امام اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ متوفی 1137ھ لکھتے ہیں۔ سلام کی ابتداء ہمارے والد حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی امام وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے نُور کی روشنی دیکھی تو رب تعالیٰ سے اس کے متعلق سوال کیا رب تعالیٰ نے فرمایا وہ نبی العربی محمد ﷺ کا نُور ہے جو تمہاری اولاد میں سے ہوں گے پس تمام انبیاء کرام علیھم السلام اُن کے علم کے نیچے ہوں گے پھر حضرت آدم اس نُور کو دیکھنے کے مشتاق ہوں گے تو حضور نبی کریم ﷺ کا نور مبارکہ ان کی شہادت کی انگلی کے پورے میں ظاہر کردیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کو سلام کیا پھر رب تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے سلام کا جواب مرحمت فرمایا بس یہی سے سلام کی سنت کا آغاز ہوا۔

[تفسیر روح البیان ج (4) ص (530) دار احیاء التراث العربی بیروت]

☆ سورۃ النور آیت (61) کی تفسیر میں شیخ التفسیر والحدیث علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی قادری بدایونی گجراتی رحمہ اللہ متوفی 1391ھ لکھتے ہیں۔ یعنی گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرو اگرچہ وہ تمہارے ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، بیوی ہی ہوں۔ جبکہ وہ بد مذہب نہ ہوں۔ مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہوں تو یوں کہو السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ملا علی القاری نے شرح شفاء میں فرمایا کہ مسلمانوں کے خالی گھروں میں حضور ﷺ کی روح جلوہ گر ہوتی ہے اس لئے وہاں حضور ﷺ کو سلام کیا جاتا ہے۔

[تفسیر نور العرفان ص (431) نعیمی کتب خانہ گجرات 2011ء]

سلام کا جواب دینے کے بارے میں آئمہ کے مذاہب:۔

امام قاضی مجیر الدین بن محمد العلیمی المقدسی الحنبلی رحمہ اللہ متوفی 928ھ لکھتے ہیں۔

سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہے اور جب ایک گروہ میں سے کسی ایک نے سلام کا جواب دے دیا تو وہ سارے گروہ کی طرف سے جواب ہوگا آئمہ ثلاثہ کے نزدیک سلام کا جواب دین فرض کفایہ ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ ہے کہ سلام کا جواب دینا فرض عین ہے کیونکہ سلام کا آغاز کرنا نفل ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔

اہلِ ذمہ کو سلام کرنے میں پہل کرنا اور آئمہ کے مذاہب:۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک اہلِ ذمہ کو سلام میں پہل کرنا حرام ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے کیونکہ اہل ذمہ کو سلام میں پہل کرنا عزت ہے اگر کوئی آدمی ذمی کو نہ جانتا ہو سے بھولے سے سلام کرلیا پھر اس کو معلوم ہوا کہ یہ ذمی ہے تو امام مالک رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ سلام کو واپس نہ لے اور علامہ ابن عطیہ مالکی رحمہ اللہ کا مختار یہ ہے کہ اُس سے سلام واپس لے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ وہ اس سے فرمائے میرا اسلام واپس کردو امام احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کا مؤقف یہ ہے کہ جب کوئی ذمی مسلمان کو سلام کرے تو اس کے جواب میں ''وعلیکم'' کہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ کہے ''وعلیک'' اور امام مالک رحمہ اللہ کا مؤقف ہے کہ کہے ''علیک''۔

[تفسیر فتح الرحمٰن فی تفسیر القرآن ج(2) ص(166-167) دارالنوادر لبنان 1432ھ]

اہل ذمہ کون سے لوگ ہیں؟

وہ غیر مسلم جو اسلامی حکومت کی وفادار رعایا ہوں وہ غیر مسلم ریاست جو اسلامی حکومت کی باجگزار رہو اور بنا بریں ان کا تحفظ اسلامی حکومت کے ذمہ لازم ہو۔

[انٹرنیٹ اور اُردو لغت] **سلام و جواب کے آداب احادیث سے:۔**

☆ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ کو سلام کرے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سوار پیدل

چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمی کو سلام کریں۔

[صحیح بخاری (5877) صحیح مسلم (2160)]

☆ سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا قرب پاتا ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کرنے میں پہل کرے۔

[سنن ابوداؤد (5197) شعب الایمان بیہقی (8787)]

☆ اہل کتاب لوگ جب سلام کریں تو فقط ''وعلیکم'' کہو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو کہو ''وعلیکم'' تم پر بھی۔

[صحیح بخاری (5930) صحیح مسلم (2163) مسند ابویعلیٰ (2916)]

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں مصافحہ رائج تھا؟

آپ نے فرمایا جی ہاں۔

[صحیح بخاری (5908) صحیح ابن حبان (492)]

کن لوگوں کو سلام کیا جائے اور نہ ان کا جواب دیا جائے:۔

امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ متوفی 855ھ لکھتے ہیں۔

امام نووی شافعی رحمہ اللہ متوفی 676ھ نے فرمایا ہے کہ جو کھانے پینے، میں

مصروف ہو یا جو ہم بستری میں مصروف ہو یا جو بیت الخلاء میں یا حمام میں ہایا جو سویا ہوا ہو یا جو اونگھ رہا ہو یا جو حالت نماز میں ہو یا جو اذان دے رہا ہو جب تک یہ لوگ ان کاموں میں مصروف ہوں گے ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کھانے والے کے منہ میں نوالہ نہ ہو تو اس کو سلام کرنا جائز ہے۔خرید وفروخت کرنے والے کو سلام کرنا جائز ہے اور جو باقی معاملات معروف ہیں ان میں بھی سلام کرنا جائز ہے۔اور جو آدمی شطرنج کھیل رہا ہو اُس کو سلام نہ کریں اور جو شخص اپنے اُستاد سے فقہ پڑھ رہا ہو اُس کو سلام نہ کرے اور اگر اس کو سلام کر دیا اَب اس کا جواب دینا واجب نہیں اور جو بزرگ مذاق کر رہا ہو جو جھوٹ بول رہا ہو جو کوئی لغو کام کر رہا ہو جو شخص لوگوں کو گالیاں دے رہا ہو ان کو سلام نہ کرو اور جو راستے میں عورتوں کو تانک جھانک کر رہا ہو اُس کو بھی سلام نہ کرو جب تک اُس کی توبہ معروف ومشہور نہ ہو۔

[عمدۃ القاری ج (22) ص (367 تا 369) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا کیا خوب شاندار اُسوہ حسنہ ہے کہ جب آپ بچوں کے قریب سے گزرتے وانہیں بھی سلام کرتے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرتے تو اُن کو سلام کرتے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی اس طرح کرتے تھے۔

[صحیح بخاری (6247) صحیح مسلم (2168) جامع ترمذی (2696)]

بیشک آپ ﷺ کا بچوں کو سلام کرنا مکارم اخلاق اور تواضع سے ہے اور بچوں کو تعلیم وتربیت دینا اور مکارِم اخلاق سکھانا ہے اس کی مثال نہیں۔اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

عورتوں کوسلام کرنے کے بارے میں مذاہب فقہاء اسلام :۔

امام ابن بطال مالکی رحمہ اللہ متوفی 449ھ لکھتے ہیں عورتوں کو سلام کرنا جائز ہے سوائے جوان عورتوں کے کیونکہ جب جوان عورت سے بات کرے گا تو اس کی نظر میں خیانت ہوگی یا یہ خوف ہوگا شیطان کے بہکانے کا۔ امام مالک رحمہ اللہ اور علماء کرام کے ایک گروہ کا یہی مؤقف ہے۔ اور فقہاء احناف نے یہ فرمایا ہے کہ مرد عورتوں کو سلام نہ کرے جب تک ان میں کوئی محرم عورتیں نہ ہوں اور انہوں نے کہا کہ عورتوں سے اذان دینے اور اقامت پڑھنے اور نماز میں اُونچی آواز سے قرأت کرنے کا حکم ساقط نہیں ہے اور ان کا سلام کا جواب دینا ساقط ہے پس ان کو سلام نہ کیا جائے۔ امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ متوفی 855ھ لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں یہ (مذکورہ بالا) فقہائے احناف کا مؤقف نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک عورتوں کے لئے نہ اذان دینا جائز ہے اور نہ اقامت پڑھنا جائز ہے۔

[عمدۃ القاری ج (22) ص (380-379) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ مُسکرانے والا کوئی نہ دیکھا۔

[جامع ترمذی (3641) شعب الایمان بیہقی (8047) کتاب الزھد الامام ابن المبارک (145)]

☆......☆......☆

باب ششم

گفتگو کے آداب اور مسائل

21۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بُرے اخلاق اور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔

[جامع ترمذی (1977) مستدرک الحاکم (29) مسند البزار (1523)]

22۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کے اِسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

[جامع ترمذی (2317) سنن ابن ماجہ (3976) مؤطا امام مالک (1604)]

23۔ حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جھوٹا نہیں جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے درمیان صلح کروائے پس بھلائی کی بات کرتا ہے۔

[صحیح بخاری (2546) صحیح مسلم (2605) جامع ترمذی (2408)]

24۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

[صحیح بخاری (48) صحیح مسلم (64) جامع ترمذی (1983) سنن نسائی (4105)]

تبلیغ دین کے لئے نرم گفتاری:۔

☆ قال اللہ تعالیٰ:۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔الآیۃ (النحل۔125)

ترجمہ:۔اپنے رب کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اوران سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

☆ یعنی اسلام کی دعوت اور تبلیغ حکمت اور مضبوط گفتگو اور دلائل کے ساتھ کرو اور لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملائمت کے ساتھ ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرو۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ قال اللہ تعالیٰ:۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ۔الآیۃ (طٰہٰ۔44)

ترجمہ:۔تو اس سے نرم بات کہنا۔

☆ قال اللہ تعالیٰ:۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ الآیۃ (حم السجدۃ۔34)

ترجمہ:۔اے سننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال۔

☆ یعنی غصہ کو صبر کر کے برداشت کریں اور جہالت کو بُردباری کے ساتھ برداشت کریں اور اگر کوئی بُرا سلوک کرے تو آپ اُس کو معاف کرو عفو و درگزر کا مظاہرہ کرو بیشک یہ بہت بڑی ہمت اور صبر آزما قوت اور طاقت ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

گفتگو کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں:۔

(1) جب بھی گفتگو کی جائے سمجھ بوجھ اور سوچ و بچار کے بعد گفتگو کی جائے کہ آیا جو میں بات کر رہا ہوں وہ اس قابل ہے بھی کہ محفل میں کر سکوں یا نہیں؟ لغو اور فضول کلام نہ ہو۔

(2) گفتگو کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ نرم و ملائمت انداز اختیار کیا جائے سخت اور بے ہودہ کلام نہ کیا جائے زیادہ سے زیادہ با معنی گفتگو ہو بے معنی نہیں۔

(3) البتہ جب مردوں سے خواتین بات کریں تو اُن کے لہجے میں سختی پائی جائے خاص کر کے جب بھی کسی نامحرم سے بات کریں کیونکہ نرمی و ملائمت اگلے بندے کے دل میں کوئی آس و امید نہ پیدا کر دے۔ سو اس میں احتیاط ضروری ہے۔

(4) حق و صداقت اور سچائی کو اپنی علامت بنانا چاہیے۔

(5) زبان سے ایسی گفتگو کی جائے جو فقط خیر ہی خیر ہو۔ اور کسی کی اصلاح کرتے وقت حکمت سے کریں۔

(6) گفتگو کرتے وقت مجلس و محفل کا بھی خیال رکھا جائے خوشی کے مواقع پر غمی کی باتیں اور غمی کے موقع پر خوشی کی باتیں کرنا ہنسنا مسکرانا مذاق وغیرہ کرنا مناسب نہیں۔

(7) جھوٹی باتیں، من گھڑت واقعات اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں مت کریں۔

(8) جب بھی کوئی گفتگو کر رہا تو اس کی مکمل بات سُنیں درمیان میں

مت بولیں۔

(9) گفتگو کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ سامنے والے کی باتوں کو غور سے سنو اُسے بولنے کا موقع فراہم کرو درمیان گفتگو اُس کی بات مت کاٹو مکمل کرنے کے بعد پھر خود بولو۔

(10) گفتگو کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آپس میں کُھسر پُھسر مت کریں حدیث میں اس کو بُرا کہا گیا۔

(11) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں کھجور کا ٹکڑا نہ ملے تو کسی سے اچھی بات ہی کہہ دو کہ دوزخ کی آگ سے بچو۔

[صحیح بخاری (6023) صحیح مسلم (1016) جامع ترمذی (2415)]

(12) ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ ایک مرد نے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی المختصر اس سے نرمی سے کلام کیا آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہوتا ہے جس کو لوگ اس کی فحش کلامی کی وجہ سے چھوڑیں۔

[صحیح بخاری (6131) صحیح مسلم 2591]

(13) حضور نبی کریم ﷺ نہ طبعاً فحش گفتگو کرتے اور نہ ہی تکلفاً فحش گو تھے۔

[صحیح بخاری (6029) صحیح مسلم (2321) جامع ترمذی (1975)]

(14) سو خلاصہ کلام یہ ہے کہ اچھی گفتگو کرنا، لہجے میں نرمی رکھنا ایسا کلام کرنا کہ زبان سے کسی کو تکلیف مت پہنچے اور سب کا بھلا چاہنا بے شک یہ اسلام کی اعلیٰ صفات میں سے ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب ھفتم

کھانے پینے کے آداب

25۔ حضرت عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں لڑکپن میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت تھا کہ جب میرا ہاتھ پیالے میں ہر جانب جاتا تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا بیٹے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو میں اس کے بعد اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔

[صحیح بخاری (5061) صحیح مسلم (2022) سنن ابن ماجہ (3267) سنن الکبریٰ بیہقی (4389)]

26۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دُنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

[صحیح بخاری (5110) صحیح مسلم (2067) صحیح ابن حبان (5339)]

27۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) نہ پیو بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لیکر) پیو اور پانی پینے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھو اور بعد میں "الحمدللہ" پڑھو۔

[جامع ترمذی (1885) شعب الایمان بیہقی (6015) معجم الکبیر طبرانی (11378)]

28۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نہ تو کھانے میں نہ پانی میں پھونکے مارتے اور نہ برتن میں سانس لیتے۔

[سنن ابن ماجہ (3288) مسند الفردوس (6906) مصنف ابن ابی شیبہ (2818)]

کھانے پینے کے آداب احادیث مبارکہ سے:۔

1۔ ☆ جیسے کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی اے بیٹے بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور سامنے سے کھاؤ۔ اس کی تحقیق گزر چکی۔

2۔ ☆ کھانا تناول فرمانے کے بعد یہ دُعا پڑھنا گزشتہ گناہوں کو معاف کروانے کا ذریعہ ہے دُعا یہ ہے۔

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَاقُوَّةٍ"

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت وطاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔

[جامع ترمذی (3458) مسند الشامیین طبرانی (241) مسند ابو یعلی (1488)]

3۔ ☆ پانی پیتے وقت نہ تو اُونٹوں اور جاہلوں کی طرح ایک سانس میں پینا چاہیے بلکہ دو، یا تین سانسوں میں پینا چاہیے اور پانی پینے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں اور بعد فراغت کے الحمد للہ

پڑھیں جیسا کہ حدیث میں شریف گزر چکا ہے۔

4۔☆ ہر وقت بھینس کی طرح جگالی کرنا اور پیٹ کو بھرتے رہنا انسان میں سُستی اور کاہلی کا سبب بنتا ہے نہ تو عبادت ہو سکتی ہے نہ کوئی کام کاج سوائے نیند کے کچھ حاصل نہیں ہوتا سو اس کا بہترین حل حضور ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرو) ایک تہائی کھانے پینے کے لئے ایک پانی کے لئے اور ایک سانس کے لئے۔

[جامع ترمذی (2380)]

5۔☆ بے شک یہ حقیقت ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے سوائے اس کھانے پینے کی چیزوں میں جراثیم جانے کے کچھ نہیں ہوتا سو اس کو آج سائنس نے ثابت کر دیا اور سائنس سے پہلے نبی کریم ﷺ نے اس فعل سے منع فرما دیا۔ ارشاد فرمایا کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ کھانے میں پھونک مارنا اس کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔

[مسند امام احمد (3366) مسند الفردوس (6906)]

6۔☆ کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھوں کو دھونا چاہئے اور بعد میں بھی کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھوں کو دھوؤ۔ [جامع ترمذی (1846)]

7۔☆ کھانا کھاتے وقت زمین پر دائیں پاؤں نصب کرے اور بائیں

پاؤں پر بیٹھے حضور ﷺ بطور اقعاع بیٹھے ہوئے تھے یعنی سرین کے بل بیٹھے کھجوریں کھارہے تھے۔

[صحیح مسلم(2044)]

8۔☆ کھانا کھانے کے بعد کُلی کرنی چاہیے تاکہ کھانے کے ذرات سے منہ صاف ہوجائے۔

9۔☆ آپس میں مل جُل کر اکٹھے کھانا کھانے سے برکت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہوتا ہے۔

[صحیح بخاری(5392)صحیح مسلم(2058)جامع ترمذی(1820)]

10۔☆ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی اَدب ہے کہ کھانے کا عیب نہ نکالا جائے جبکہ وہ کھانا مباح ہو اگر وہ کھانا پینا حرام وغیرہ ہو تو اُس کی مذمت ومنع کرنا چاہیے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی کھانے میں سے عیب نہیں نکالا اگر آپ ﷺ کو کھانا محبوب ہوتا تو تناول فرمالیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو اسے ترک فرما دیتے۔

[صحیح بخاری(5409) صحیح مسلم (264) جامع ترمذی (2031) سنن ابوداؤد(3763)]

11۔☆ امام ابوحفص عمر بن علی احمد الانصاری الشافعی بابن الملقن رحمہ اللہ متوفی 804ھ لکھتے ہیں۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں

کھانا اور پینا حرام ہے اور اس کی حُرمت پر اجماع نقل شدہ ہے اگرچہ امام شافعی رحمہ اللہ کا پُرانا قول یہ ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

[التوضیح شرح الجامع الصحیح ج(26)ص(192) وزارة الاقاف والشوؤن الاسلامیہ قطر]

12۔☆ امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ متوفی 852ھ لکھتے ہیں۔تمام برتنوں میں کھانا مباح ہے مگر سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا منع ہے البتہ اس میں اختلاف ہے جس برتن میں تھوڑا سا سونا یا چاندی یا سونے کا چاندی کا ملمع ہو یا سونا اور چاندی دوسری دھاتوں میں ملا ہوا ہو۔

[فتح الباری شرح صحیح بخاری ج(6)ص(594) دارالمعرفہ بیروت لبنان]

13۔☆ ریشم کے کپڑے اور سونا فقط عورتوں کے لئے جائز ہے البتہ مردوں کے لئے چیزیں ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے۔

[جامع ترمذی(1720)سنن ابوداؤد(4057)]

14۔☆ کچا لہسن یا کچا پیاز وغیرہ کھا کر مسجد کی طرف نہ جائے جب تک اچھے طریقہ سے منہ میں سے اس کی بدبو زائل نہ کردی جائے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے لہسن کھایا یا پیاز کھایا وہ ہم سے علیحدہ رہے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے۔

[صحیح بخاری(5452)جامع ترمذی(1806)]

15۔☆ کھانا کھانے کے بعد تولیہ یا ٹشو وغیرہ سے ہاتھ صاف کرلئے

جائیں اور اگر تولیہ اور ٹشو دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو منہ سے چاٹ لے تا کہ چکنائی وغیرہ کم ہو جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون سے حصے میں برکت ہے۔ [جامع ترمذی (1801)]

16۔☆ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ایک ادب ہے کہ تین انگلیوں کے ساتھ نوالہ ڈالے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے پس جب کھانے سے فارغ ہوتے تو ان تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

[صحیح مسلم (2032) اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب ہشتم

لباس کے آداب اور مسائل

عمامہ شریف کی برکات:

29۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کوئی نیا کپڑا زیب تن کرتے تو ''بسم اللہ'' پڑھتے خواہ وہ قمیص ہو یا عمامہ پھر فرماتے اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

[سنن ابوداؤد (4020) جامع ترمذی (1767) شعب الایمان بیہقی (6284)

30۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا میں نے آپ کو سرخ رنگ کا حُلّہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی چیز کو خوبصورت نہ دیکھا۔

[صحیح بخاری (5510) صحیح مسلم (2337) سنن ابوداؤد (4072) سنن نسائی (5232)]

31۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تنگ آستینوں والا رُومی جُبہ زیبِ تن فرمایا۔

[جامع ترمذی (1768) سنن نسائی (125)]

32۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے اور جنگ میں کانوں سے والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اُتار کر اُس کو سُترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔

[کنز العمال ہندی (18286)]

جدید فیشن کے مطابق مہنگا لباس پہنے کا جواز:۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ الآیۃ ۔ (الاعراف۔32)

ترجمہ:۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق۔

☆ اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ جدید فیشن کے مطابق مہنگا لباس پہننا جائز ہے بشرطیکہ اُس میں کوئی شرعی خرابی اور قباحت نہ ہوں۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

عمامہ شریف کی فضیلت احادیث سے:۔

(1) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا۔

[مصنف ابن ابی شیبہ (24942)]

(2) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق یہ ہے کہ (ہمارے) عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔

[سنن ابوداؤد (4078)]

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے روز مجھے سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ میرے کندھے پر ڈال دیا اور آپ نے فرمایا بے شک رب تعالیٰ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ حنین کے روز میری فرشتوں کے ساتھ مدد کی تھی جو اس طرح کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان عمامہ فرق ہے۔

[سنن ابن ماجہ (2810)]

زرد رنگ کا عمامہ:۔

(i) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگتے تھے حتیٰ کہ ان کے کپڑے زردی سے بھر جاتے تھے ان سے پوچھا گیا آپ زرد

رنگ سے کیوں رنگتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے رنگتے دیکھا ہے آپ کو اس سے زیادہ کوئی اور چیز پسند نہ تھی آپ اپنے تمام کپڑے حتیٰ کہ عمامہ بھی اسی سے رنگتے تھے۔

[صحیح بخاری (5852) صحیح مسلم (1187) سنن ابن ماجہ (3626)]

سیاہ رنگ کا عمامہ

(ii) مذکورہ بالا حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی سیاہ رنگ کی روایت گزر چکی ہے۔

سفید رنگ کے بارے میں حدیث:۔

(iii) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہتر کپڑوں میں سے ہے اور اسی میں مُردوں کو کفناؤ اور تمہارے سرموں میں بہترین سرمہ اثمد ہے کیونکہ وہ نگاہ کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔

[سنن ابوداؤد (4061) جامع ترمذی (994) سنن ابن ماجہ (3566)]

☆ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سفید رنگ کے کپڑے اور مُردوں کو سفید کفن دینا سُنت ہے۔ (راقم)

سبز رنگ کی چادریں:۔

(iv) حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ پر دو سبز رنگ کی چادریں دیکھیں۔

[جامع ترمذی (2813) سنن ابوداؤد (4065) سنن نسائی (1573)]

(4) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر دُرود بھیجتے ہیں۔

[مجمع الزوائد ج (5) ص (210) دار الفکر الطبعۃ الاولیٰ 1425ھ]

(5) حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

[شعب الایمان بیہقی (6260)]

(6) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

[الکامل فی ضعفاء الرجال ج (6) ص (2413) المکتبۃ سانگلہ ہل شیخوپورہ]

(7) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے اختیار کرو وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پسِ پُشت چھوڑو۔

[المعجم الکبیر طبرانی (13418)]

☆ الحمد للہ عمامہ شریف کی فضیلت و برکات مذکورہ بالا احادیث سے ظاہر ہوگئی

ہیں سوان رنگوں کے بارے میں تفصیل کچھ یوں ہے کہ سیاہ عمامہ شریف اور زرد رنگ کے عمامہ کا ذکر تو احادیث میں گزر چکا ہے البتہ سفید رنگ کا عمامہ یا سرخ رنگ کا عمامہ یا سبز رنگ کے عمامے کے بارے میں احادیث دستیاب نہ ہو سکیں البتہ ان رنگوں کے عمامے شریف پہننا سو یہ جائز تو ہیں مگر جب تک یہ رنگ احادیث سے ثابت شدہ نہ ہوں کہ حضور ﷺ نے ان رنگوں کے عمامے باندھے ہیں ان رنگوں کے عمامے کو مسنون کہنا درست نہیں ہے۔ (اللہ ورسولہ اعلم۔ (راقم)

عمامہ کی سُنت مقدار:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل ومحدث بریلوی قادری رحمہ اللہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں۔ عمامہ میں سُنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔

[فتاویٰ رضویہ ج(22) ص(186) رضا فاؤنڈیشن لاہور]

☆ کھانا کھاتے وقت، کچھ شے تقسیم کرتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، کنگھی کرتے وقت، عمامہ شریف باندھتے وقت، سرمہ ڈالتے وقت وغیرہ داہنی جانب سے شروع کرنا سنت اور باعث ثواب ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ ہر کام میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند فرماتے تھے حتیٰ کہ جُوتا پہننے میں بھی۔

[صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) باب النھی عن الاستنجاء بالیمین]

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا دایاں

ہاتھ وضو کرنے اور کھانے کے لئے تھا اور بایاں ہاتھ استنجاء کرنے کے لئے اور ہر مکروہ کام کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

[سنن ابوداؤد (33) مشکوٰۃ المصابیح (348)]

عورتوں کا باریک لباس پہننا اور اُن کے لئے وعید شدید:۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ۔ الآیۃ (النور۔ 31)

ترجمہ:۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر (پ)

خلاصۂ تفسیر:۔

1۔☆ اس سے پچھلی آیت میں مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس آیت میں عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ بے حیائی اور زنا کے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی مرد اور خواتین اپنی نگاہوں میں شرم و حیاء کا دامن نہ چھوڑیں، جیسا کہ

حدیث میں ہے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض امہات المومنین حضور ﷺ کی خدمت میں تھیں اُسی وقت حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے نبی کریم ﷺ نے ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دیا انہوں نے عرض کیا کہ وہ نابینا ہیں فرمایا تو تم نابینا نہیں ہو۔

[جامع ترمذی(2778)سنن ابوداوٗد(4112)]

2۔☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خواتین کو نامحرم کو دیکھنا اور ان کے سامنے آنا جانا جائز نہیں مگر اب اس سے بچنا ایک ہی صورت ہے کہ مکمل شرعی پردہ کر کے پھر آئیں وہ بھی اگر کوئی کام ہو۔

3۔☆ اس آیت میں ہے کہ ''اپنی زینت ظاہر نہ کریں، مفسرین کرام کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ یا تو اس سے مراد عورتوں کا لباس ہے یا اس سے مراد عورتوں کا زیور ہے یا تو اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں یا پھر ظاہری چہرہ یا آنکھوں کا کاجل مراد ہے یا ان کے ہاتھوں کی مہندی اور انگوٹھی ہے سو واضح ہوا کہ یہ چیزیں زینت مراد ہیں اور ان کا نامحرم لوگوں پر ظاہر کرنا خواتین کا جائز ہی نہیں البتہ جن کے اُوپر ظاہر کرنا جائز ہے ان کے بارے میں سورۃ النور آیت نمبر(31)میں بیان ہو چکا ہے۔

4۔☆ سورۃ الاحزاب آیت نمبر(33)میں رب تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

الآیۃ۔(احزاب۔33)

ترجمہ:۔(اے نبی کی بیویوں) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

5۔☆ جب ازواج مطہرات کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا اور پردہ کرنے کی تلقین کی گئی تو پھر اس میں آج کی عورت کی کیا گنتی ہے سو ثابت ہوا کہ عورت پر پردہ کرنا فرض ہے اور بغیر عذر کے اس کو گھر سے باہر جانا حرام ہے۔☆ اس سے معلوم ہوا کہ یہ احکام مسلمان عورت کے لئے ہیں نہ کہ کافرہ عورتوں کے لئے بیشک کافرہ عورت مردوں کے حکم میں ہے۔ان سے بھی پردہ کریں۔

6۔☆ رب تعالیٰ نے فرمایا:

”وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ“ (النور۔31)

ترجمہ:۔اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالیں رہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ فقط عورت کے لئے قمیض اور شلوار ہی کافی نہیں بلکہ دوپٹہ کرنا بھی ضروری ہے اور خاص کر کے وہ سر پر ہی نہ ہو بلکہ اتنا دوپٹہ ہو کہ جو سر وسینہ اور پیٹھ بھی ڈھک سکے اور دوپٹہ باریک بھی نہ ہو جس سے سر کے بالوں کی سیاہی نظر آئے بلکہ چادر ہونی چاہئے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رب تعالیٰ ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت نازل ہوئی۔”ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن“ تو انہوں نے اپنی چادروں کے دو حصے کئے اور ان سے اپنے سینوں کو چھپا دیا۔

[تفسیر جامع البیان (19665) دار المعرفہ بیروت لبنان]

7۔☆ اب وہ عورتیں عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب شدید سے ڈریں جو کہ دوپٹے تو لیتی ہیں مگر گلے میں اور مزید ٹی وی کے کلچر نے عورت کو اتنا آزاد کر دیا گلے سے بھی اب اُتر گئے یعنی وہ گناہ پر گناہ کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے اپنی زینت غیر مردوں پر ظاہر کر کے وہ بھی اپنے آپ کو عذاب الٰہی میں گرفتار کر رہی ہیں اور اس میں شک نہیں اور نہ ہی کوئی دوسری رائے ہے کہ خواتین سب سے زیادہ دوزخ میں جائیں گی کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے دوزخ میں جھانکا تو دیکھا دوزخ والوں میں زیادہ دوزخی تعداد خواتین کی ہے۔

[صحیح بخاری (3241) صحیح مسلم (6836)]

8۔☆ امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ متوفی 955ھ لکھتے ہیں۔

المہلب نے فرمایا ہے کہ عورتیں جہنم میں جانے کی اس کی وجہ سے مستحق ہوں گی کہ وہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورتیں جنت میں کم اس لئے ہوں گی کہ ان پر خواہشات غالب ہیں اور وہ دنیا کی جانب زیادہ توجہ رکھتی ہیں اور دنیاوی زیب و زینت کو زیادہ اختیار کرتی ہیں اور آخرت کی جانب نیک عمل کم کرتی ہیں اور عبادات وغیرہ سے اعراض کرتی ہیں اور جو آدمی ان کو عبادات کی جانب بلائے بہت

کم اُس کا کہنا مانتی ہیں۔

[عمدۃ القاری ج(15)ص(208) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

9۔☆ وہ خواتین عبرت پکڑیں جو مردوں کی طرح مشابہت اختیار کریں اور وہ مرد بھی عبرت پکڑیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں بے شک یہ دونوں لعنتی کام ہیں۔ یعنی مردوں کا عورتوں سے عرف میں ان کے ساتھ مخصوص اُمور لباس، کلام، حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا اسی طرح عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا بے شک لعنت شدہ ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

[المعجم الاوسط طبرانی (4003)]

☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

[صحیح بخاری (5886) جامع ترمذی (2784) سنن ابوداؤد (4930)]

10۔☆ مردوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچائیں۔

جیسے کہ قرآن کریم میں ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم۔6)

ترجمہ:۔ اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

یعنی شوہر پر یہ واجب ہے کہ اپنی بیوی کی چال ڈھال، لباس، گفتگو اور دیگر امور میں مردوں کی مشابہت اپنانے سے منع کرے تاکہ وہ اور اس کی بیوی لعنت اور عذاب سے بچ سکیں کیونکہ جو شوہر اپنی بیویوں سے پوچھ گچھ نہیں کرتے کہاں جاتی ہیں کیا کرتی ہیں اور دیگر اُمور پر نظر نہیں رکھتے بے شک ان سے بھی ان کی بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں کے بارے میں سوال ہوگا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے بروز قیامت ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

[صحیح بخاری (893) صحیح مسلم (4643)]

11۔ ☆ سو جو عورتیں بے حیاء لباس پہنتی ہیں بے ہودہ فیشن کرتی ہیں اور جو شرعی پردے کا حکم دیا گیا ہے اس کو نہ اپنائیں بے شک عورت تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گی البتہ ساتھ ساتھ اس کے نگہبان سے بھی پوچھ گچھ ہوگی خواہ وہ والد ہو، بھائی ہو خاوند ہو یا بیٹا ہو کیونکہ مرد کی نگہبانی یہ ہے کہ وہ اپنے افراد خانہ کی کفالت کرے اور ان کی معاشی ضروریات کو پورا کرے ان کے حقوق ادا کرے اور ان کے لباس، سکونت، علاج معالجہ کا خیال رکھے اور ان سے عبادت وغیرہ کرائے جہاں اور امور کی ذمہ داری مرد پر ہے وہاں رب تعالیٰ کی عبادت اور دیگر اُمور کی جانب بھی توجہ

دلوائے کیونکہ پہلے خود عمل کرے پھر اپنی زوجہ اور اپنے بچوں کی اچھی علمی واخلاقی تربیت کرے رب تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیں اور خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی عذاب الٰہی سے بچائیں۔

لباس پہننے کے باوجود عورتیں برہنہ ہوں گی:۔

(1) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہ دیکھا۔

(i) ایسے لوگ جن کے پاس گائے کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے اُن سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے۔

(ii) وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی وہ راہ راست سے ہٹانے والی ہیں اور خود بھی راہ راست سے بھٹکی ہوئی ہوں گی ان کے سر بُختی اُونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک جانب جھکے ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہوگی۔

[صحیح مسلم (5582) مسند امام احمد (8673)]

1۔☆ بیشک یہ حدیث شریف حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے کیونکہ یہ دونوں قسمیں اب موجود ہیں اور ان کی مذمت بھی بیان کی گئی ہے ایک قول کے مطابق لباس میں ملبوس ہونے کے باوجود بھی اس سے یہ مراد ہے کہ وہ رب تعالیٰ کی نعمتوں سے

فائدہ اٹھائیں گی جبکہ بغیر لباس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نعمتوں کا شکر ادا نہ کریں گی یا ایک قول یہ بھی ہے کہ ظاہری طور پر تو لباس پہنا ہوگا مگر حقیقی طور پر برہنہ ہوں گی وہ ایسے کہ ان کا اتنا باریک لباس ہوگا کہ جن سے ان کا بدن جھلکے گا جیسے موجودہ دور میں خواتین کا لباس دیکھ کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ بیشک یہ خود بھی راہ راست سے بھٹکی ہوئی ہیں اور دوسروں کو بھی راستے سے بھٹکانے والی ہیں مگر سب نہیں الا ماشاء یا پھر راہ حق سے ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ مٹک مٹک کر چلنا اور راہ راست سے ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ کندھوں کو جھٹک جھٹک کر دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی تا کہ سب دیکھیں ایک معنی یہ بھی ہے کہ بازاری عورتوں کی طرح بال کنگھی کریں گی بازاری عورتوں کی مثل ہیئر سٹائل بنائیں گی عورتوں کے سروں کا بختی اُونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سر پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اسے بلند کر کے فخر کریں گی۔

(2) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخر میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زینوں پر سوار ہوں گے ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہوگی جو خود تو مساجد کے دروازوں پر پڑاؤ کریں گے لیکن ان کی عورتیں (اتنا باریک) لباس پہنے ہوں گی کے بغیر لباس (معلوم) ہوں گی لاغر و کمزور بختی اونٹوں کی

کوہانوں کی طرح سروں کو اٹھائے ہوں گی ان عورتوں پر تم بھی لعنت بھیجو کیونکہ ان پر لعنت کی گئی ہے اگر تمہارے بعد کوئی اُمت ہوتی تمہاری عورتیں اس اُمت کی اس طرح خدمت کرتیں جس طرح تم سے پہلے اُمتوں کی عورتوں نے تمہاری خدمت کی ہے۔

[صحیح ابن حبان (5783)]

(3) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرسلاً روایت ہے کہ میری بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں نبی کریم ﷺ نے آپ سے چہرہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا اے اسماء جب عورت حیض (یعنی بالغ ہو جائے) کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کی ان دو چیزوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

[سنن ابوداؤد (4104) تحفۃ الاشرف (16064)]

☆2۔ یعنی یہ احادیث بھی معجزات مصطفیٰ ﷺ پر دلالت کر رہی ہیں زینوں سے مراد یہ ہے کہ لوگ اپنی اپنی سواریوں پر نماز پڑھنے کے لئے مساجد میں آئیں گے جیسے آج کل گاڑیوں، موٹر سائیکلوں وغیرہ میں مگر ان کی بیویاں اتنی بے حیاء ہوں گی کہ وہ

باریک لباس پہنیں گی سو ہمیں اپنے اپنے گھروں کی طرف دھیان دینا چاہیے کہ کیا ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں بھی تو عریاں لباس نہیں پہن رہی ہیں اگر ایسا ہے تو فوراً گرفت کریں اور اُنہیں اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرائیں تاکہ معاملات صحیح ہوں۔

3۔☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عورتوں پر تم لعنت بھیجو کیونکہ ان پر لعنت کی گئی ہے یعنی ان کا باریک لباس دیکھ کر ان کے بے ہودہ فیشن دیکھ کر ہر کوئی انہیں لعن طعن کر رہا ہوگا سو تم بھی ان کو لعن طعن کرو تاکہ یہ بھی نادم ہو کر اس بے ہودہ فیشن سے بچیں۔

4۔☆ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سالی حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے اپنا رُخ زیبا پھیر لیا یاد رکھیں وہ عورتیں جو باریک لباس پہنتی ہیں بے ہودہ فیشن کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اگر کل بروز حشر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں سے اپنا رُخ زیبا پھیر لیا تو پھر کیا یہ فیشن باریک لباس اُن کے کام آئے گا؟ ہرگز نہیں ہرگز جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سالی اور صحابیہ کو نہ بخشا تو پھر کوئی اور عورت کیا حیثیت رکھتی ہے سو اجتناب کیجئے اس بے ہودہ فیشن اور لباس سے۔

5۔☆ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے سوا سارا بدن خواتین کا عورت ہے یعنی چھپانے کے لائق ہے اور جو جو اس کے نازک حصے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ چھپانے کے لائق ہیں۔☆ معلوم ہوا کہ جب لڑکی

بالغہ ہو جائے تو اُسے شرعی پردے کی تلقین کریں۔ تا کہ دوزخ کے عذاب سے بچ سکیں۔

6۔☆ اب ہاف بازو پہننا، یا مکمل بازوِ قمیض کے اتارنا یا فُل چاک اونچی قمیصیں پہننا یا اور دیگر بے حیاء فیشن کرنا سب دوزخ میں جانے کے اسباب ہیں سوان سے بچیئے۔

7۔☆ بیشک اسلام نے خواتین کو فل حقوق مہیا کیے ہیں حتیٰ کہ اُن کو شرم وحیاء کا پیکر بنانے کے لئے بھی ان کو تعلیمات دی گئی ہیں اب بھی اگر کوئی ان بے ہودہ فیشن کو کرلے یا پھر ان کو منع کرنے والے کو جاہل، گنوار یا پُرانے زمانے کا آدمی کہے تو بیشک وہ خود جاہل مرکب اور دلائل وبرہان جاننے کے باوجود ان پڑھ ہے اور اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا رہا ہے بے شک اسے اللہ عزوجل ہی ہدایت نصیب کرے مگر جو ہدایت خود نہ لینا چاہے اسے ہدایت بھی ملتی نہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب نہم

حضور نبی کریم آقا رؤف ورحیم ﷺ کا بیواؤں، یتیموں، فقراء اور مساکین پر شفقت ورحمت کرنا

33۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیوہ عورت اور مسکین کے (کاموں) کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی حدیث فرماتے ہیں) میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔

[صحیح بخاری (5038) صحیح مسلم (2982) جامع ترمذی (1969) سنن ابن ماجہ (2140)]

34۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے اور (نبی کریم ﷺ نے) اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔

[صحیح بخاری (4998) جامع ترمذی (1918) سنن ابوداؤد (5150) مسند ابویعلی (7553)]

35۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے اس میں اکثریت فقراء کی دیکھی۔(الحدیث)
[صحیح بخاری (6084) صحیح مسلم (2737) جامع ترمذی (2602) سنن نسائی الکبریٰ (9259) صحیح ابن حبان (7555) مصنف عبدالرزاق (20610)]

36۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو بے تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔
[سنن ابوداؤد (2594) جامع ترمذی (1702) مستدرک الحاکم (2641)]

بیوہ اور مسکین اور یتیم کی کفالت اور ان کا خیال رکھنا:۔

1۔☆ اس حدیث پاک میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بیواؤں اور یتیموں کا خیال رکھتے ہیں ان کی کفالت کرتے ہیں اور ان کی اصلاح واحوال کے لئے انتظامی امور سرانجام دیتے ہیں کیونکہ جو ان ہستیوں کا خیال رکھے وہ آدمی اس طرح ہے جو رب تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہو یا راتوں کو جاگ کر عبادت کرتا ہو اور پھر دن کو روزہ دار ہو بے شک یہ انسان پر رب تعالیٰ کی نعمت اور انعام واکرام ہے کہ وہ اپنی بیوی اور اولاد پر بھی خرچ کرے اور اس خرچ کرنے کا ثواب وہ مجاہد اور روزے رکھنے والے کا ثواب حاصل کرے گا۔

2۔☆ موجودہ زمانے میں اگر ہم کسی کی مدد کریں یا اُس کا خیال رکھیں تو بسااوقات اُس سے ہمارا کوئی ذاتی مفاد وابستہ ہوتا ہے سو راقم کی

گزارش ہے کہ یہ چیز نہ پائی جائے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو تبھی تو اجر وثواب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
[صحیح بخاری (1)]

3۔☆ یتیم کے مال کی حفاظت کرنا، مطالعہ کریں سورۃ الانعام (152)، سورۃ بنی اسرائیل آیت (34)، یتیم کی عزت و احترام کریں مطالعہ کریں سورۃ الفجر آیت (17) کا یتیم کو بغیر وجہ ڈانٹ ڈپٹ کرنا ظلم وستم کرنا منع ہے مطالعہ کریں سورۃ الضحیٰ آیت (9) کا یتیم کو اپنے پاس پناہ دینا اس کا خیال کرنا، دیکھ بھال کرنا اجر وثواب ہے مطالعہ کریں سورۃ الضحیٰ آیت (6) کا یتیم کو دھکے مت دیئے جائیں نہ اُن کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے سورۃ الماعون آیت (2) کا مطالعہ کریں یتیم ومسکین کو کھانا کھلانا باعث ثواب ہے مطالعہ کریں سورۃ الدھر آیت (8) سورۃ البلد آیت (14 تا 16) کا، یتیموں کے مال کو ظلماً غصب نہ کیا جائے نہ ہی ان کے مال پر ناجائز قبضہ کیا جائے مطالعہ کریں سورۃ النساء آیت (نمبر)2 اور (10) کا بے شک جب یتیماء لوگ بالغ ہو جائیں اور سمجھ دار ہو جائیں تو ان کے مال و اسباب اور دیگر معاملات اُن کے سپرد کئے جائیں مطالعہ کریں سورۃ النساء آیت (6) کا۔ اسی طرح مال و جائیداد کو جب تقسیم کیا جائے اگر یتیم اور مساکین آ جائیں تو کچھ انہیں بھی دے دیا جائے۔ مطالعہ کریں سورۃ النسآ آیت (8) کا۔ یتیموں

کی بھلائی چاہو، ان کی خیر خواہی کے طالب رہو اور انہیں اپنے کھانے میں شریک کرو مطالعہ کریں سورۃ البقرہ آیت (220) کا۔ الحمد اللہ جتنا کچھ راقم کے مطالعہ میں تھا یتیموں کے معاملات کے بارے میں قرآنی آیات و بینات وہ سب بیان کر دی گئی ہیں باقی اللہ عزوجل سب سے بہتر جانتا ہے۔

4۔☆ جو ہمارے ملک پاکستان میں بیواؤں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کا خیال رکھنے والے ادارے بنے ہیں یا ابھی اور بنیں گے اللہ عزوجل انہیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق دے اور اس پیسے کو مستحق افراد تک پہنچانے کی توفیق دے فقط اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر فقط اپنے خاص ذاتی تعلق کے واسطے سے نہیں بلکہ دکھ درد کو سمجھتے ہوئے خیال رکھیں۔ کیونکہ ان ہستیوں کا خیال رکھنا نیکی اور بھیلائی ہے اور نیک کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا یہ بھی نیکی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى الاية (المائدۃ۔2)

ترجمہ:۔ اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

یعنی ثابت ہوا کہ بیوہ، یتیموں، بے سہارا، لاوارثوں، لاچاروں اور جس کا کوئی نہ ہو فقط اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی پانے کے لئے اُس کی مدد کرنا اُس کا خیال رکھنا بے شک یہ اعلیٰ پرہیز گاری ہے۔ یاد رہے رضا الٰہی کی خاطر طلب حق کی خاطر نہ کہ ذاتی مفاد یا ذاتی فائدہ کے لئے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆......☆......☆

باب دھم

تعظیم وتوقیر نبی اور آدابِ مصطفیٰ ﷺ

☆ چونکہ 29 فروری 2016ء کو ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمہ اللہ کو پھانسی دی گئی اور آج یکم مارچ 2016ء کو اُس کے نماز جنازہ لیاقت باغ مری روڈ راولپنڈی میں ادا کیا گیا راقم خود ملک ممتاز قادری شہید رحمہ اللہ کے دیدار کے لئے خود بھی گیا قریباً تین (3) گھنٹے لائن میں کھڑے ہو کر دیدار کیا، ماشاء اللہ اتنے لوگ جدھر نگاہ جائے اس عاشق رسول ﷺ کے دیدار کو بہت دور دور سے کیا مرد کیا خواتین کیا بڑے کیا چھوٹے الغرض ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے حضرات تشریف لائے، سو راقم نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس باب کا اضافہ کر دیا اللہ تعالیٰ راقم کی اس کاوش کو قبول منظور فرمائے۔ آمین بجاہ طہٰ و یٰسین ﷺ۔

37۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مرض الموت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے چنانچہ پیر کے دن لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ

اتنے میں نبی کریم ﷺ نے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہم کو دیکھنے لگے۔ اُس وقت نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارکہ قرآن کے اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے آپ ﷺ کے دیدار پُر انوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لا رہے ہیں اس لئے انہوں نے (اَدب واحترام) ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا لیکن نبی کریم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو پھر آپ ﷺ نے پردہ گرادیا اسی روز نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا۔

[صحیح بخاری(648)صحیح مسلم(419)سنن نسائی(1831)]

38۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَیں نے دیکھا حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال تراش رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے ان کی کوشش یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آجائے۔

[صحیح مسلم(2325)مسند عبد حمید(1273)مسند امام احمد(12423)]

39۔ حضرت زراع رضی اللہ جو کہ وفد عبدالقیس میں شامل تھے فرماتے ہیں جب ہم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اُتر کر نبی کریم ﷺ کے دستِ اقدس اور پاؤں مبارک کو چومنے لگے۔

[الأدب المفرد للبخاری(975)سنن ابوداؤد(5225)معجم الکبیر طبرانی(5313)شعب الایمان بیہقی(7729)]

40۔ حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے صحابہ کرام اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

[سنن ابوداؤد (3855) مسند امام احمد (18476) سنن نسائی الکبریٰ (5875) معجم الکبیر طبرانی (486) مستدرک الحاکم (416) مسند ابوداؤد الطیالسی (1232)]

☆ اے میرے اللہ عزوجل مجھے اپنے مصطفیٰ ﷺ کریم کے صدقے صحیح حق و سچ اور آپ کے صحیح حقوق و آداب لکھنے کی توفیق خیر دے اور میرے قلم میں ذوق محبت عنایت مصطفیٰ ﷺ کا سایہ نصیب فرما۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ (راقم)

تعظیم و توقیر و تکریم آدابِ مصطفیٰ ﷺ قرآن سے:۔

(1) قال اللہ تعالیٰ:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (النسآء۔65)

ترجمہ:۔ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی مان لیں۔

(2) قال اللہ تعالیٰ:۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ

الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاعراف۔157)

ترجمہ:۔تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کو تعظیم کریں اور سے مدد دیں اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

وَءَ مَنْتُمْ بِرُسُلِی وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ۔(المائدہ۔12)

ترجمہ:۔اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو۔

(4) قال اللہ تعالیٰ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (الانفال۔24)

ترجمہ:۔اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔

(5) قال اللہ تعالیٰ:۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

الآیۃ (النور۔63)

ترجمہ:۔رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(6) قال اللہ تعالیٰ:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (الاحزاب۔36)

ترجمہ:۔اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم مانے اللہ اس کے رسول کا وہ بے شک صراحۃ گمراہی بھٹکا۔

(7) قال اللہ تعالیٰ:۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

ترجمہ:۔تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

(8) قال اللہ تعالیٰ:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔(الحجرات۔1)

ترجمہ:۔اے ایمان والو اللہ اور اس کی رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

(9) قال اللہ تعالیٰ:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ

تَحْبَطَ اَعْمٰلُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔(الحجرات۔2)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنا کفر ہے قرآن سے:۔

(1) قال اللہ تعالیٰ:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ ءَامَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔(البقرۃ۔104)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(2) قال اللہ تعالیٰ:۔

وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ ءَامَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(التوبہ۔61)

ترجمہ:۔ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات

پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(3) قال اللہ تعالیٰ:۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِیْهَا ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ۔ (التوبۃ۔63)

ترجمہ:۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے، ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

(4) قال اللہ تعالیٰ:۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۔ (التوبہ۔66)

ترجمہ:۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اور اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔

(5) قال اللہ تعالیٰ:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۔ (الاحزاب۔57)

ترجمہ:۔ بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ سے بغض و عداوت کرنا اللہ تعالیٰ سے بغض و عداوت ہے:۔

(1) قال اللہ تعالیٰ:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ○ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○

(المجادلۃ۔21-20)

ترجمہ:۔ بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔

(2) قال اللہ تعالیٰ:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○ (المجادلۃ۔5)

ترجمہ:۔ بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

(3) قال اللہ تعالیٰ:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

(المجادلۃ۔15-14)

ترجمہ:۔ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہیں جن پر اللہ کا عذاب ہے؟ وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں o اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔

(4) قال اللہ تعالیٰ:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ الآیہ (المجادلۃ۔22)

ترجمہ:۔ تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے ان پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں؟

(5) قال اللہ تعالیٰ:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (الحشر۔4)

ترجمہ:۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے (جدا) رہے اور جو اللہ (اور اس کے رسول) سے پھٹا رہے تو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔

خلاصۂ آیات و بینات:۔

1۔☆ بے شک آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اَدب واحترام کرنا تعظیم وتوقیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل ایمان ہے یعنی جس میں ادب و احترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بے شک اُس کا دین اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اوران کی تعظیم وتوقیر کریں۔ کیونکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ومحبت ہوگا تبھی تو ادب واحترام بھی ہوگا جب پیار ومحبت نہیں تب ادب واحترام بھی نہیں سودیکھئے دنیا میں جب کسی شے سے محبت ہوتو لوگ اس کی تعظیم بھی کرتے ہیں عزت واحترام بھی۔ساری بات عشق ومحبت کی ہے احترام کریں ادب کریں کوئی بات کرنے سے پہلے سوچیں کیا یہ صحیح کررہا ہوں؟ کہیں گستاخی تو نہیں سوچیں؟

2۔☆ بے شک رب تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ وہ انسان مسلمان ہی نہیں جو کہ آپس کے جھگڑوں میں آپ کے فیصلے کو نہ مانیں اور جو آپ فیصلہ ارشاد فرمادیں اس کو دل سے مانیں ایسا نہیں کہ دل میں کجی ہو یا چونکہ وغیرہ وغیرہ کی تاویلیں کریں جیسے کہ سورۃ النساء آیت (65) کے تحت ثابت ہوا جیسے علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی رحمہ اللہ متوفی 1270ھ لکھتے ہیں۔ جب دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوا تو ان کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا جھوٹے آدمی کے خلاف سچے آدمی کے حق میں فیصلہ ہوگیا سو

جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے اس کا انکار کر دیا وہ اس پر راضی نہ ہوا جب یہ فیصلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ سچے آدمی نے کہا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا اس کے جواب میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تمہارا فیصلہ وہی ہے جو مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا سو (منافق نے) اس فیصلہ کو بھی نہ مانا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور سارا واقعہ بیان کیا جس کے حق میں فیصلہ ہوا اس نے کہا میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ نے فیصلہ فرما دیا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مگر یہ (منافق) ساتھی نہیں مان رہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے بھی سارا واقعہ سنا دیا سو اب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ دیکھیں آپ گھر میں گئے اور تلوار لیکر باہر آئے اور نہ ماننے والے شخص کے سر پر دے ماری اور اسے قتل کر دیا سو تب آیت نازل ہوئی:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ الاية (النسآء۔65)

[تفسیر روح المعانی ج (3) ص (69) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2009ء]

اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا حضور ﷺ سے پیار و محبت اور آپ کا ادب و احترام روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ جب حضور

ﷺ کے فیصلے پر کوئی امین نہ کرے تو اُس کا فیصلہ سیف عمر رضی اللہ عنہ کرتی ہے۔

3۔☆ اللہ عزوجل کا حکم بھی اور حضور ﷺ کا حکم بھی ایک ہی حیثیت رکھتا ہے یعنی جس نے رب تعالیٰ کے حکم کو مانا اس نے حضور ﷺ کے حکم کو مانا اور جس نے آقا کریم ﷺ کے حکم کی بجا آوری اپنائی اس نے رب کریم کے حکم کو مانا کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے تعبیر فرمایا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو اپنی فرمانبرداری قرار دیا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی نافرمانی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آپ کی اطاعت حیاتِ قلب ہے۔

4۔☆ جب حضور نبی کریم ﷺ کو نداء کرے تو بڑے اَدب واحترام تعظیم وتوقیر کو ملحوظ خاص رکھے آپ کے معظم القاب سے نرم لہجہ کے ساتھ عاجزانہ انکسارانہ آواز سے پکاریں۔

5۔☆ حضور نبی کریم ﷺ کی دُعا کو ایسے مت سمجھو جیسے تمہاری ایک دوسرے کی دعائیں ہوتی ہیں کبھی قبول ہوئی اور کبھی نہ بے شک حضور ﷺ کی دعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔

6۔☆ "وتعزروہ و توقروہ" کی علماء مفسرین نے مختلف تفسیری اقوال بیان کئے ہیں جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ "وتعزروہ" تاکہ تم ان کی مدد کرو اور "وتوقروہ" فرمایا دل سے تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کرو اس کی حاکمیت، شان اور اس کے،

شرف وعظمت کو تسلیم کرتے ہوئے۔

7۔☆ بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت کی اللہ نے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کیونکہ جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اذیت دی اس نے اللہ عزوجل کو اذیت دی یہ بات یاد رہے کہ سورۃ الاحزاب آیت نمبر (57) میں اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کی اذیت کو اپنی اذیت قرار دیا جس طرح نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا اس لئے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو اذیت دی اس نے رب تعالیٰ کو اذیت دی اور یہ مسئلہ نصِ قرآنی سے ثابت شدہ ہے جو آدمی رب تعالیٰ کو ایذاء دے اس کا خون مباح ہے۔

8۔☆ قرآن کریم کی آیات و بینات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوا کہ حضور ﷺ کا اَدب واحترام ایمان کا اولین حصہ ہے جو اس میں ناقص وہ سب مقاموں میں نامراد و ناقص ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝

(المجادلۃ۔20)

ترجمہ:۔ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

یعنی جو گستاخوں کی پُشت پناہی کرتے ہیں ان کا خیال رکھتے ہیں ان کو آسانیاں مہم کرتے ہیں بے شک وہ اصل میں اللہ اور اس

کے رسول ﷺ کے مخالفین میں سے ہیں اور قرآن نے تو ان کا شمار ذلیلوں میں کیا ہے۔ سوچیئے گستاخ رسول ﷺ کو پناہ مت دیجئے اس کا سر تن سے جدا کیجئے اس کے حق میں گواہی مت دی جائے بلکہ ایسے گستاخوں کو سر بازار لٹکا کر پھانسی دی جائے تا کہ صبح قیامت تک کوئی بھی ناموس رسالت کا مرتکب نہ ہو جب سزا پر ہی عمل نہ ہو تو پھر مسائل کیسے حل ہوں۔

9۔☆ اگر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں تو مسئلہ گستاخ رسول ﷺ بہت اعلیٰ طریقے سے سمجھ میں آئے گا کہ اصحاب نبی ﷺ کی زندگی میں ادب واحترام تعظیم وتوقیر اس حد تک کہ اگر کوئی اونچی آواز سے بھی بات کرے آپ ﷺ کے سامنے تو اصحاب کرام اس کو معاف نہ کریں کیونکہ یہ اصحاب کرام کا پیار تھا آپ کا عشق ومحبت کا اک خوبصورت انداز تھا کیونکہ پیار ومحبت اور عقیدت لوگوں سے پوچھ پوچھ کر نہیں ہوتی بلکہ ہر مسلمان کے اندر ایک ضمیر ہے اے انسان اس سے پوچھ کتنا پیار ہونا چاہئے وگرنہ اصحاب کرام کا عشق ومحبت اور پیار اور گستاخ رسول ﷺ کو واصل جہنم کرنے کے بے شمار واقعات ہیں۔

10۔☆ شیخ ابن تیمیہ حنبلی متوفی 728ھ لکھتے ہیں آیت (63) سورۃ التوبہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کو دُکھ وتکالیف یا اذیت پہنچانا رب تعالیٰ کو اذیت دینا ہے اور حضور ﷺ سے دشمنی کرنا ہے۔

[الصارم المسلول ص (52) دار الکتاب العربی بیروت لبنان)]

11۔☆ ایک اور مقام پر شیخ ابن تیمیہ حنبلی متوفی 728ھ مزید لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حقوق باہم متلازم ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اَدب و احترام اور حُرمت کی جہت ایک ہی جہت ہے اس لئے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی کیونکہ اُمت اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی تعلق ہو نہیں سکتا سوائے رسول اللہ ﷺ کے واسطہ کے کسی کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں نہ کوئی سبب ہے اللہ تعالیٰ امر و نواہی اور اخبار و بیان میں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو اپنا قائم مقام قرار دیا ہے لہٰذا جائز نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان تفریق کی جائے کسی معاملے میں۔

[الصارم المسلول ص (52) دار الکتاب العربی بیروت لبنان]

12۔☆ بے شک رب تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کو لازوال شانیں عطا فرمائی ہیں جن کا احاطہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں جو لوگ ذکر خیر کی منکر ہیں وہ عبرت پکڑیں جو حضرات یہ فرماتے ہیں ہم نے ذکر خدا کو ذکر رسول ﷺ سے ملایا وہ بھی عبرت پکڑیں کیونکہ کلمہ توحید و رسالت، نماز، اذان، وغیرہ میں رب تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کریم ﷺ کا نام و ذکر بھی ملایا اب کیا فتویٰ دیں گے؟ مزید ان حضرات کے امام صاحب نے تو کمال ہی کر دیا کہ اللہ عزوجل اور اُس کے محبوب ﷺ کے حقوق و

آداب ایک جیسے ہیں ادب و احترام میں، عزت و تکریم میں اذیت واطاعت میں اور مخلوق اور رب تعالیٰ کے درمیان اگر کوئی تعلق اور واسطہ ہے تو وہ فقط حضور ﷺ کے تصدق سے جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا بھی دشمن ہے اور جو حضور کریم ﷺ کا دشمن ہے بے شک وہ رب کریم کا بھی دشمن ہے سو مسئلہ واضح ہوا کہ قرآن وحدیث اور خاص کر شیخ ابن تیمیہ کے کلام سے اب جو اعتراض کرے وہ پہلے پہل شیخ ابن تیمیہ کے کلام کا مطالعہ کریں پھر امام صاحب پر فتویٰ لگائیں کیونکہ امام نے تو بہت خوب لکھتا ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

احادیث سے گستاخِ رسول ﷺ کی علامات:۔

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی اُمت میں پیدا ہوگی اس کا ظہور تب ہوگا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے۔

[صحیح مسلم (1065)]

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو کم عمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ نبی

کریم ﷺ کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نہیں اُترے گا دین سے وہ پورا خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کے دن ثواب ملے گا۔

[صحیح بخاری (6531) صحیح مسلم (1066) جامع ترمذی (2188) سنن ابن ماجہ (168)]

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن کریم تلاوت کریں گے مگر وہ ان کے حلق کے نیچے سے نہ اُترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہ آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا ان کی علامت سر منڈانا یا منڈائے رکھا ہے۔

[صحیح بخاری (7123) صحیح مسلم (1068) مسند امام احمد (11632)]

(4) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے برکت دے ہمارے لئے شام میں ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے نجد میں نبی کریم ﷺ نے دوبارہ وہی دعا کی اے اللہ ہمارے لئے برکت کر، ہمارے شام میں اے اللہ ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں صحابہ نے

پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا سینگ۔

[صحیح بخاری (6681) جامع ترمذی (3953) مسند امام احمد (5987)]

(5) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں سے کوئی مومن نہ ہوگا۔

[مستدرک الحاکم۔(8365)]

اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین سے گستاخ کے واجب القتل ہونے پر دلائل:۔

علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ متوفی 1130ھ لکھتے ہیں۔

گستاخ امام مسجد کا قتل:۔

(1) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک منافق امام مسجد کی گردن اُرا دی جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی امامت میں صرف سورۃ عبس ہی پڑھتا ہے۔صرف اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس امام مسجد کے کفر پر استدلال کیا اور اس کی قوم کے سامنے اس کی اوقات واضح کردی کہ یہ ہے رسول ﷺ کے گستاخ کا انجام۔

[تفسیر روح البیان ج(10) ص(331) مطبعۃ عثمانیۃ 1331ھ]

کعب بن اشرف کا قتل:۔

(2) کعب بن اشرف وہ یہودی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کو تکلیف دی ہے۔(گستاخیوں سے) پس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے سوانہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ یہ محبوب رکھتے ہیں کہ مَیں اس کو قتل کردوں؟ آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا پھر آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی................سو صحابہ نے اس کو قتل کردیا اور پھر آکر حضور ﷺ کو اس قتل کی خبر دی۔

[صحیح بخاری(4037)صحیح مسلم(1891)سنن ابوداؤد(2768)

امام ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی رحمہ اللہ متوفی 207ھ مزید کچھ یوں:۔ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابونائلہ نے اس کو بالوں سے پکڑ لیا اور صحابہ سے کہا اللہ کے اس دشمن کو قتل کردو پھر صحابہ کرام نے اس پر تلواریں مارنا شروع کردیں پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آیا میرے پاس ایک خنجر ہے مَیں نے وہ خنجر اس کے پیٹ کے آر پار ہوگیا پھر وہ اللہ کا دشمن زور سے چیخا پھر اس کے قتل کے بعد اس کا سر کاٹ دیا اور

اس کو اپنے ساتھ لے چلے حتیٰ کہ حضور ﷺ کی جانب روانہ ہوئے جب وہ بقیع الغرقد میں پہنچے تو انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اِدھر حضور ﷺ ساری رات نماز ادا کرتے رہے جب حضور ﷺ نے بقیع الغرقد میں نعرۂ اللہ اکبر کی آواز سنی تو حضور ﷺ نے جان لیا کہ مسلمانوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا جب صحابہ آئے تو نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ تمام چہرے کامیاب و کامران ہو گئے صحابہ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ چہرہ تو آپ کا ہی ہے۔ سو صحابہ کرام نے آپ کے سامنے کعب بن اشرف کا سر پھینک دیا اور آپ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر ادا کیا۔

[کتاب المغازی لابن الواقدی ج (1) ص (177) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان]

(3) امام بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ متوفی 855ھ لکھتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک آدمی نے کہا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنا عہد شکنی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو قتل کرنے کا حکم دیا تو اس شخص کی گردن اڑا دی گئی کیونکہ غدر اور عہد شکنی اُس وقت ہوتی جبکہ اس کو پہلے پہل امان دی گئی ہو اور کعب بن اشرف خود وعدہ توڑنے والا تھا۔

[عمدۃ القاری ج (13) ص (101) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

☆ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھی گستاخ رسول ﷺ کی پشت پنائی کرے گا اس کو بچانے کی تدبیریں کرے گا اس کا ساتھ دے گا بے شک وہ بھی اسی کا شریک ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم (راقم)

☆ جن اصحاب کرام نے ملعون کعب بن اشرف گستاخ کو قتل کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ امام عمر بن علی بن الملقن شافعی رحمتہ اللہ متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں۔

حضرت محمد بن مسلمہ، سلکان بن سلامہ بن وقش ابو نائلہ یہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے، عباد بن بشر بن وقش، الحارث بن اویس بن معاذ اور ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنھم اجمعین۔

[التوضیح الشرح الجامع الصحیح ج(21)ص(130)وزارۃ الاوقاف قطر]

ابورافع یہودی کا قتل:۔

(4) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے چند انصار کو ابورافع (یہودی) کی جانب بھیجا تا کہ وہ اس کو قتل کر دیں۔ (الحدیث)

اگلی حدیث شریف میں یوں الفاظ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے گھر میں رات کو داخل ہوئے پس اُس کو قتل کر دیا اور وہ اُس وقت سویا ہوا تھا۔

[صحیح بخاری(3022)(3023)(4038)(4039)(4040)]

(5) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی

کریم ﷺ نے فرمایا جو انبیاء کرام کو گالی دے اُس کو قتل کر دیا جائے اور جو میرے صحابہ کرام کو گالی دے اِس کو کوڑے مارے جائیں۔

[المعجم الصغیر للطبرانی (659)]

نابینا صحابی کا گستاخ عورت کو قتل کرنا:۔

(6) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی اُم ولد تھی جو حضور نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی باز نہ آتی ایک رات اُس نے حضور نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کی اور سب و شتم کرتی رہی پس صحابی نے خنجر لیکر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لت پت ہوگئی صبح کے وقت حضور نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا مَیں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اُس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے لوگوں کو پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جا بیٹھے عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ﷺ میں اس کا مالک تھا وہ آپ کو سب و شتم کرتی اور ہجو کیا کرتی تھی مَیں روکتا

تو باز نہیں آتی تھی ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رُکتی میرے اُس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے اور وہ میری غم خوار تھی گزشتہ رات جب وہ آپ کو سب و شتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

[سنن ابوداؤد (4361) سنن نسائی (4075) تحفۃ الأشرف (6155)]

صحابی کا گستاخ عورت کا گلا گھونٹنا:۔

(7) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضور نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کرتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی۔ ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی پس حضور نبی کریم ﷺ نے اُس کے خون کو باطل قرار دیا۔

[سنن ابوداؤد (4362) تحفۃ الأشرف (10150)]

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جوش ایمان اور یقین کا پتہ چل گیا کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ سے کس قدر پیار و محبت کرتے کہ آپ کی ناموس پر کوئی زبان تو دراز کرے اُس کی زبان کاٹ دیتے سر کاٹ دیتے اسے قتل کر دیتے کیونکہ گستاخ رسول ﷺ کی ایک ہی سزا ہے یعنی سر تن سے جدا ہے۔ اللہ و رسولہ اعلم (راقم)

صحابی ﷺ نے گستاخ کو گھونسا مار کرناک توڑ ڈالی:۔

(8) حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ غرقد ابن حارث کندی رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے انہوں نے ایک نصرانی کو سُنا جو نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا اس کے گھونسا مار کر اس کی ناک توڑ ڈالی۔ یہ مقدمہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو کہا ہم نے ان نصرانیوں کو عہد ذمہ دے رکھا ہے۔ یہ سُن کر غرقہ نے کہا معاذ اللہ ہم نے ان کو عہد ذمہ اس لئے نہیں دیا کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کا اظہار کریں ہم نے ان کو یہ عہد اس لئے دیا کہ وہ آزادی سے اپنے کنیسوں میں عبادت کرسکیں اور ہم طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالیں ان پر حملہ ہو تو ان کا دفاع کریں اور ان کے شرعی احکام میں مداخلت نہ کریں۔ ہاں وہ ہمارے شرعی احکام سے راضی ہو کر ہمارے پاس آئیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان میں فیصلہ کریں اور اگر غائب ہوں تو ان کے معاملات میں عرض نہ کریں یہ ان کو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ کہا۔

[الصارم المسلول ص (172) دار الکتاب العربی بیروت لبنان 1429ھ]

ابوجہل گستاخ کو واصل جہنم کرنا:۔

(9) امام عبدالرحمٰن ابن جوزی حنبلی رحمہ اللہ متوفی 597ھ لکھتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میدان بدر میں صف قتال کے اندر کھڑا تھا جب دائیں بائیں دیکھا تو معلوم ہوا کہ میں تو دو خیز انصاری جوانوں کے درمیان ہوں۔ میرے دل میں یہ تمنا آرزو پیدا ہوئی کہ اے کاش میں ان کی بجائے اور مضبوط اور طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا میں اسی خیال میں تھا کہ اِن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ اے چچا کیا ابوجہل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں تمہارا اس سے کیا کام ہے اور کیا غرض ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ وہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میں اس سے اتنے وقت تک علیحدہ نہ ہوں گا جب تک خود شہید ہو جاؤں یا اس کو واصل جہنم نہ کردوں۔ دوسری جانب سے دوسرے جوان نے دریافت کیا کہ ابوجہل کو جانتے ہو اور پہلے کی طرح اپنے جذبات عشق مصطفیٰ کا مظاہرہ کیا اور دشمنان مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ قلبی غیظ وغضب اور شدت اختیار کی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ابوجہل لوگوں میں گردش کرتا چکر لگاتا ہوا نظر آیا تو میں نے دونوں شمع نبوت کے پروانوں اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کے

پاسبانوں سے کہا کیا اس شخص کو دیکھتے نہیں ہو یہ ہے بدبخت جس کا پتہ تم پوچھ رہے تھے یہ سُنتے ہی وہ شاہین کی طرح اس شکار پر جھپٹے اور پلک جھپکنے کی دیر میں اس کو واصل جہنم کر دیا اور ٹھنڈا کر دیا۔ محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کو بدترین دشمن کو ٹھکانے لگا دینے کا مژدہ سنایا اور ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ لیکن ابوجہل کے ساز و سامان کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن الجموع کے حق میں کیا اور معاذ بن عفراء کو اس میں شریک فرمایا۔

[الوفاءباً حوال المصطفیٰ ج(2)ص(392-393)مطبعۃ الکیلانی بالقاہرۃ1976ء]

 صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کا غیرت ایمان اور اپنے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ سے کامل محبت ظاہر ہوگئی کہ آپ اصحاب کرام ہرگز ہرگز شان مصطفیٰ ﷺ میں گستاخی و بے ادبی برداشت نہیں کرتے اور اس میں اپنے رشتوں کا بھی پاس نہیں کرتے بے شمار واقعات ایسے ہی ہیں جو کتب سیرت اور کتب تاریخ میں وافر مقدار میں موجود ہیں سو ایسے واقعات ایمان غیرت کی حرارت کو مزید اضافہ کرتے ہیں۔ اَب یہاں پر ایک سوال یہ ہے کہ آیا حضور ﷺ کے ظاہری وفات کے بعد بھی ادب و احترام اور تعظیم یوں ہی کریں گے جیسے اصحاب کرام حالت حیات ظاہری میں کرتے؟

امام قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمہ اللہ 544ھ لکھتے :۔

"أما نصيحة المسلمين له بعد وفاته فالتزام التوقير والاجلال و شدة المحبة له والمثابرة على تعليم سنه والتفقه في شريعته و محبة أهل بيته و أصحابه"۔

مسلمانوں کی خیر خواہی حضور ﷺ کے وصال کے بعد یہ ہے کہ حضور ﷺ کی عزت و تکریم اور آپ ﷺ سے غایتِ محبت کو لازم جانیں حضور ﷺ کی سُنت سیکھنے کی ہمیشہ کوشش کریں اور نبی ﷺ کی شریعت میں تفقہ (حاصل) کریں اور آل وصحابہ سے محبت کریں۔

[الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ ص (510) دار الکتب العلمیہ بیروت]

اللہ ورسول اعلم (راقم)

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مُراد پاگئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

آئمہ مفسرین ومحدثین وفقہاء کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ کی شرعی سزا درجہ ذیل ہے:۔

علماء مفسرین ومحدثین اور فقہاء اسلام کے نزدیک گستاخ رسول اللہ ﷺ کی سزا درجہ ذیل ہے اور ان آئمہ کا فتویٰ بھی۔ توفیقِ الٰہی سے راقم یہ کہتا ہے کہ اجماع اُمت اور اقوالِ آئمہ مسلمین ودین وملت سے اس بات کا ثبوت وتحقیق ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا گستاخ کافر ہے مرتد ہے اور واجب القتل ہے اور اس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں اس معنی ومطلب میں کہ کسی بھی طریقے سے میری جان بچ جائے۔

(1) امام ابوبکر بن المنذر محمد بن ابراہیم النیشاپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں "اجمع عوام اھل العلم" یعنی سب اہل علم کا اس مؤقف پر اجماع ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کیا وہ قتل کیا جائے گا جنہوں نے یہ فتویٰ دیا ان میں امام مالک، امام لیث اور امام احمد اور امام اسحاق رحمھم اللہ ہیں اور یہی موقف امام شافعی رحمہ اللہ اور یہی موقف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا مقتضی ہے اور ان آئمہ کے نزدیک اس گستاخ کی توبہ قبول نہیں اور اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب امام محمد امام ابو یوسف اور امام زفر رحمھم اللہ علیھم اور امام ثوری رحمہ اللہ اور سب اہل کوفہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے جبکہ مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان یہ جرم کرے تو یہ حضرات فرماتے ہیں یہ مرتد ہیں۔

(2) امام قاضی عیاض مالکی اُندلسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں یعنی گستاخ رسول ﷺ کے خون مارنا ہونے میں علماء عصر اور زمانہ سلفِ امت میں سے کسی کا اختلاف نہیں۔ اور بہت سے آئمہ نے اس کے قتل اور کفر پر اجماع ذکر کیا ہے۔

(3) امام محمد بن سحنون مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی سب علماء کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ حضور ﷺ کو گالیاں دینے والا آپ کی بے اَدبی کرنے والا کافر اور عذاب الٰہی کی وعید اور دھمکی پر جاری

وساری ہے اور ساری اُمت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے اور جو اس گستاخ نبی کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔

(4) امام قاضی ابو یوسف حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جس مسلمان نے حضور ﷺ کو سب وشتم کیا آپ کو جھٹلایا یا آپ پر عیب لگایا آپ کی بے ادبی کی تو بے شک اس نے رب تعالیٰ سے کفر کیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے فارغ ہو گئی۔

(5) شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں "وأما اجماع الصحابة فلان ذلك نقل عنهم في قضايا متعددة ينتشر مثلها ويستفيض ولم ينكرها احدمنهم فصارت اجماعاً"

یعنی اس مسئلہ پر اجماع صحابہ کا ثبوت ہے اور ایسے متعدد فیصلوں میں منقول ہے جو معروف ومشہور ہے اور ان میں سے کسی نے اس مسئلہ کا انکار نہ کیا اس اعتبار سے یہ مسئلہ اجماعی ہو گیا اور کسی فرعی مسئلہ میں اس سے بڑھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اجماع کا دعویٰ ممکن نہیں۔

(6) امام حسین بن منصور المعروف قاضی خان حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "عاب الرجل النبي ﷺ في شئي كان كافراً و كذا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبي شعير فقد كفر"

اگر کسی نے کسی شے میں حضور نبی کریم ﷺ کو عیب لگایا وہ کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء کرام نے فرمایا کہ اگر حضور کے بال

کو بطریق تصغیر شعیر کہا تو کافر ہو گیا۔ امام ابو حفص الکبیر رحمہ اللہ سے نقل شدہ ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کے بالوں سے کسی بال کو عیب لگایا وہ بے شک کافر ہے۔

(7) امام علاؤ الدین حصکفی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جو آدمی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو سب و شتم کرے وہ کافر ہے اور اس کو بطور حد قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کو سب و شتم کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی کیونکہ وہ حقوق اللہ ہے اول صورت میں حقوق العباد ہے وہ توبہ سے ساقط نہیں ہوگا اور جو اس کے عذاب میں اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جو آدمی حضور نبی کریم ﷺ کا مذاق اُڑائے یا آپ کی شان گھٹائے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(8) امام ابن ہمام الحنفی رحمہ اللہ اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں مذہب ابو حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو سب و شتم کیا وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں برابر ہے کہ وہ مومن ہو یا کافر ہو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بوجہ گستاخی رسول اللہ ﷺ ذمی (کافر جو اسلامی ممالک میں ٹیکس دے کر رہیں) کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے امام ابو یوسف رحمہ نے امام حفص رحمہ اللہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے ان سے فرمایا کہ میں نے ایک

راہب سے سُنا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو گالی دیتا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اگر میں اس سے آقا کے حق میں گالی سُنتا تو میں اسے قتل کردیتا ہم نے ان ذمیوں کو اس بات پر وعدہ نہ عطا کیا۔ وہ گستاخیاں کرتے رہیں۔

(9) امام عبداللہ فقیہہ مصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے حضور ﷺ کو گالی دی مسلمان ہو یا کافر وہ بغیر توبہ مانگے قتل کیا جائے گا۔

(10) امام زرکشی رحمہ اللہ نے امام سبکی رحمہ اللہ کی طرح فرمایا یہ جائز نہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کو فقیر یا مسکین کہا جائے حالانکہ آپ بہت بڑے غنی ہیں۔

(11) امام ابراہیم فقیہہ رحمہ اہہ نے (حضور ﷺ کے گستاخ کے کفر اور قتل کرنے پر) اس بات سے دلیل پکڑی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو صرف اس لئے قتل کیا کہ اس نے حضور ﷺ کو تمہارے صاحب کہا۔ (یہ ہے صحابہ کا جذبۂ ایمان اور یقین اپنے حبیب ﷺ پر) (راقم)

(12) علامہ ابوشکور سالمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جس نے کسی ملائکہ کو گالی دی یا اس سے بغض رکھا بے شک وہ کافر ہو جائے گا جیسا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کے حق میں اس طرح کرنے سے کافر ہو جاتا ہے جس نے انبیاء کرام علیھم السلام یا ملائکہ کا ذکر نفرت سے کیا وہ بھی کافر ہو جائے گا صاف اور واضح گستاخانہ کلمات

میں تاویل ھیرا پھیری کرنا مقبول نہیں ہے۔

[کتاب شفاء شریف ج (2) ص (304) (307) دارالکتب العلمیہ بیروت۔ نسیم الریاض شرح شفاء ملاعلی القاری ج (4) ص (338) دارالکتب العلمیہ بیروت۔ الصارم المسلول ابن تیمیہ ص (169) دارالکتاب العربی بیروت لبنان۔ کتاب الخراج للامام قاضی ابویوسف ص (182) فصل فی الحکم فی المرتد عن الاسلام۔ درمختار وردالمختار ج (6) ص (381) داراحیاء التراث العربی بیروت۔ فتح القدیر شرح الھدایہ ج (4) ص (381)۔ تفسیر مظہری ج (4) ص (191)۔ فتاوئ قاضی خان ج (4) ص (882) مطبوعہ نولکشوی]

خلاصۂ کلام قادری:۔

توفیق الٰہی سے راقم یہ کہتا ہے کہ قرآن و حدیث اور تائید آئمہ مسلمین و محدثین ومفکرین و محققین اور فقہاء کرام کے فتاویٰ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کفر اور مرتد بنا دیتی ہے اور وہ شخص واجب القتل ہے اور اس میں شک کرنے والا بھی کافر ہے اور صاف وصریح گستاخی میں تاویل کی گنجائش بھی نہیں اور جو شخص انفرادی طور پر یا ایک جماعت کی صورت میں یا کسی بھی صورت میں گستاخ رسول ﷺ کا ساتھ دے گا اُس کی پُشت پناہی کرے گا گستاخ کو بچانے کے لئے تاویلیں گھڑے گا بیشک وہ بھی اُس گستاخ کے جُرم میں برابر کا شریک ہے۔ سو ایسوں کے لئے عبرت ناک سزا شریعت نے مقرر فرمائی ہے سو کسی بھی طریقے سے شریعت کے قوانین کے خلاف زبان دراز کرنا یا طعن و تشنیع کرنا بھی کفر ہے سو ایسے مجرموں کو شریعت اسلامیہ نے معاف نہیں کیا پھر میرا تیرا کیا حق ہے کہ ہم معاف کرتے پھریں۔ سو دلائل و براہان سے گستاخ رسول ﷺ کا واجب

القتل ہونا اور اس کی توبہ کا مقبول نہ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ مزید تصریحات سے بھی ظاہر ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اپنے پیارے رسول آقا رؤف و رحیم ﷺ کا ادب و احترام عظیم وتوقیر اور تکریم کرنے کی توفیق خیر عطا فرمائے اور ہمیں ہر قسم کی مصیبتوں سے آفتوں اور دکھ و تکالیف سے نجات بخشے اور ہمیں اپنے مصطفیٰ کریم ﷺ کا امتی رکھے اور جب ہمارا خاتمہ ہو تو اے الٰہی العالمین خاتمہ بالخیر خاتمہ بالایمان اور خاتمہ بالمحبۃ الرسول ﷺ فرما اور میرے قلم میں مزید زور و طاقت عطا فرما جس سے یہ بد مذہبوں کا قلع قمع کرے۔ گستاخوں کے لئے قہر و غضب کی تلوار ثابت ہو اور راستے کے مسافرین کو ہدایت ایمان وایقان نصیب ہو اور میرے قلم سے کوئی بھی کوئی ناحق کلمات نہ تحریر ہوں اور اگر تحریر ہوں تو فقط حق و سچ ہی تحریر ہو ہمیشہ رسول کریم ﷺ کے دین متین کے پھیلاؤ کے لئے ہی ہو بیشک میں توفیق الٰہی سے اس کتاب کو ایصال کر رہا ہے جناب محترم ومحتشم قبلہ محمد شبیر ابن شیخ غلام رسول رحمھما اللہ کے نام اللہ عزوجل اپنے حبیب لبیب آقائے دو جہاں رحمۃ اللعالمین ﷺ کے صدقے ان کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں کو معاف فرما ان کے درجات میں علیہ وسلم مقدر فرما اور ان کے اہل خانہ و عیال اور ان کے خاندان والوں کو صبر جمیل عطا فرما بے شک الٰہی العالمین تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میرے والدین، اساتذہ کرام، دوست واحباب اور خاندان والوں کے لئے بھی توشۂ آخرت فرما۔ آمین بجاہ طٰہٰ یٰس ﷺ والہ و بارک وسلم۔

(امجد علی قادری) 0345-5077548

تاریخ اختتام کتاب: بدھ 29 جمادی الاول 1437ھ بمطابق 9 مارچ 2016ء۔ الحمد اللہ (17 دنوں میں مکمل ہوگئی)

☆......☆......☆

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت